THE
SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Sunday, May 13, 1990

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ
وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ○
وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ○ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ
عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ○
أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ○ أَوْ تَقُولَ
حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○

ترجمہ: (اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب واقع ہو۔ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی (کتاب) کی جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو کہ مبادا اس وقت کوئی متنفس کہنے لگے کہ (ہائے ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو میں نے خدا کے حق میں کی اور میں تو ہنسی

THE
SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Sunday, May 13, 1990

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

قل يعبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله
يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم ○ وانيبوا الى ربكم
واسلموا له من قبل ان ياتيكم العذاب ثم لا تنصرون ○
واتبعوا احسن ما انزل اليكم من ربكم من قبل ان ياتيكم
العذاب بغتة وانتم لا تشعرون ○ ان تقول نفس يحسرتى
على ما فرطت في جنب الله وان كنت لمن السخرين ○
او تقول لو ان الله هدىني لكنت من المتقين ○ او تقول
حين ترى العذاب لو ان لي كرة فاكون من المحسنين ○

ترجمہ: (اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں
پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے
والا مہربان ہے اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب واقع ہو۔ اپنے پروردگار کی طرف رجوع
کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں
عذاب آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی (کتاب) کی جو تمہارے پروردگار
کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو کہ مبادا اس وقت کوئی متنفس کہنے
لگے کہ (ہائے ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو میں نے خدا کے حق میں کی اور میں تو ہنسی

ہی کرتا رہا۔ یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا۔ یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رخصت کی درخواستیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : رخصت کی درخواستیں پڑھ لینے دیں پھر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیتے ہیں۔ احمد میاں سومرو صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۱۳ ر سے ۱۶ ر مئی کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب سر تاج عزیز نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۳ ر سے ۱۷ ر مئی کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کا رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : چوہدری رحم داد خان صاحب نے ۱۳ ر مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین . صاحبزادہ محمد الیاس صاحب ۱۰ ر مئی کو ایوان میں شرکت نہ کر سکے اس کے لیے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب نے ۱۰ رمئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب محمود احمد منٹو صاحب نے ۱۳ رمئی کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔ جی جتوئی صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین! ویسے تو میں ٹیکنیکلی ایک موشن بنا کر ایوان میں لاؤں گا۔ آج دس بجے صبح مجھے ٹیلی فون پر اطلاع ملی کہ رات کو ساڑھے گیارہ بجے کے قریب میرے گھر لطیف آباد حیدرآباد میں فائرنگ کی گئی۔ تقریباً ڈیڑھ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک شیراڈ کار وہاں سے فائرنگ کرتی ہوئی گزری اور پھر پبلک سکول کی جنوبی دیوار سے، جو کہ بالکل میرے گھر کے نزدیک ہی ہے، فائرنگ ہوتی رہی۔ میرے گارڈز نے بھی جوابی فائرنگ کی۔ اور پھر کوئی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد رینجرز اور پولیس وغیرہ وہاں پہنچی۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ سندھ کی صورت حال پر جس طرح پہلے سے بحث ہو رہی ہے۔ ایک سازش کے تحت سندھیوں کو شہروں سے نکالنے کے لئے حملے کئے گئے اور یہ ایک کافی اہم چیز ہے جبکہ moderate forces چاہتی ہیں کہ یہ جھگڑا نہ بڑھے۔ اور جب ہم ہی پر حملے ہوں گے۔ کل خدانخواستہ اگر ہم لوگوں نے بھی یہ فیصلہ کر لیا کہ ٹھیک ہے جنگ کرنی ہے۔ کیونکہ وہاں نہ قانون ہے نہ کوئی ایسی institution ہے جس سے ہمیں تحفظ ملے شہروں سے تقریباً روز لاشیں آتی ہیں.....

جناب ڈپٹی چیئرمین : جتوئی صاحب آپ نے بہت Important issue raise کیا ہے.....

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آگ بھڑک سکتی ہے اور جب آگ بھڑکی تو پھر کوئی چیز نہیں بچے گی یہ law and Order کی ذمہ داری حکومت کی ہے اور میں چاہتا تھا کہ یہ واقعہ آپ کے نوٹس میں لاؤں یہ واضح کرتے ہوئے کہ کوئی ڈرا دھمکا کر ہمیں شہروں سے نہیں نکال سکتا ہم شہروں میں رہیں گے اور "fight back" کریں گے.....

جناب ڈپٹی چیئرمین : گو کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا یہ بہت اہم موضوع ہے اور آپ نے اچھا کیا ایوان کے نوٹس میں لے آئے، وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہیں آپ ان کے نوٹس میں لے آئے ہیں اور مجھے امید ہے اعتزاز صاحب اس کی باقاعدہ انکوائری کریں گے اور proper action لیں گے بہت شکریہ!

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہ رہا ہوں کہ جتوئی صاحب نے بڑا اہم سوال اٹھایا ہے اس سے پہلے ہمارے سینیٹر تالپور صاحب کے بھائی کو اغوا کر لیا گیا تھا ایک اور منسٹر ہیں ان کے سسر کو اغوا کر لیا گیا تھا تو یہ بڑا اہم مسئلہ ہے آج سے پہلے یہ ایک طریقہ رہا ہے کہ

ملک میں امن وامان کی صورت حال جب بگڑتی اور لوگوں کو زیادہ شکایتیں ہوئیں تو مقتدر اہل خود تحریک کرتے رہے ہیں کہ مجموعی صورت حال پر بحث کی جائے اب بھی ہمارے وزیر داخلہ یہاں تشریف رکھتے ہیں ایسی serious صورت میں، میں ان سے کہوں گا کہ بجائے اس کے کہ تحریکیں آتی رہیں مجموعی صورت حال پر بحث کرنے کے لئے وہ خود ہی اگر تحریک کریں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! آپ کی بات بہت مناسب ہے اور صحیح بات ہے اعتزاز صاحب نے نوٹ کر لیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ مل بیٹھ کر اس کے لئے کوئی وقت مقرر کرتے ہیں law and order situation پر بحث کی جائے۔ اس میں حکومت کی بھی مدد ہو سکتی ہے اور overall situation پر بحث بھی ہو سکتی

ہے بہت شکریہ بنگلزئی صاحب آپ فرمایئے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب میں آپ کی توجہ صرف ایک نکتے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے جونیئر سیکورٹی اسسٹنٹ مسٹر قربان علی سومرو کا انتقال آج ہسپتال کے اندر ہوگیا ہے آپ کی وساطت سے ایوان سے گزارش ہے کہ ان کی روح کو ایصال ثواب کے لیئے فاتحہ پڑھی جائے اور اس واقعہ کی صحیح طور پر تحقیقات ہو کہ یہ دوسرا واقعہ کیسے ہوا۔

جناب ڈپٹی چیرمین: شکریہ! یہ میں نے بھی اخبار میں پڑھا ہے اور اخبار میں جو کچھ دیا ہوا ہے اگر وہ حقائق پر مبنی ہے تو بہت ہی افسوس کی بات ہے اور اس پر proper enquiry ہونی چاہیئے اگر ہمارا سٹاف غریب ہو بدحال ہو اگر لوگ اس طرح رہتے ہیں اور اسی طرح مرتے رہیں تو بہت افسوسناک بات ہے اور اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ وزارت متعلقہ proper action لے گی قاضی صاحب سے گزارش ہے کہ دعائے مغفرت کی جائے۔

(قاضی عبداللطیف صاحب نے دعائے مغفرت کی)

MOTION UNDER RULE 236

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 76 of the said rules regarding asking leave for adjournment motions be suspended to enable the House to take up the Enforcement of Shariah Bill.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved by Senator Muhammad Ali Khan that under Rule 236 of the Rules of procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 76 be suspended to enable the House to take up the Enforcement of Shariah Bill.

(The motion was adopted)

THE ENFORCEMENT OF SHARIAH BILL 1990.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس میں اگلی آئیٹم تو شریعت بل ہے جس کی second reading پر ہم تھے جس وقت ہم نے اس کو خصوصی کمیٹی کے لیے بھیج دیا ہے اب قاضی عبداللطیف صاحب آپ move کریں clause by clause جی پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : قاعدے کے مطابق جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ چونکہ پہلی خواندگی ہو چکی ہے تو اب ہمیں clause by clause چلنا ہے اور اس میں قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے ترامیم لی جاتی ہیں اور پھر text لی جاتی ہے میرے خیال سے ہمیں یہاں سے آغاز کرنا پڑے گا یعنی amendments سے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : صحیح ہے amendments لے لیں جی one by one

قاضی عبداللطیف : میں گزارش کر رہا تھا کہ چونکہ بل پہلے پیش ہو چکا ہے اور اس پر جنرل بحث بھی ہو چکی ہے اور اس وقت دوسری خواندگی ہے اس پر جو ترمیمات آئی ہوئی ہیں وہ پیش کر دی جائیں اس کے بعد اگر آپ فرمائیں گے تو وہ شق وار پیش کر دی جائیں گی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرا، آپ کا اور پروفیسر خورشید صاحب کا مدعا ایک ہی ہے بالکل صحیح ہے ہم ترامیم کر لیتے ہیں ۔

(مداخلت)

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, the copies of the Shariah Bill are not laid on our table.

Mr. Deputy Chairman: Are copies of the Bill not laid on the table?

(interruption)

Mr. Hasan A. Shaikh: The copies of the Bill should have been circulated to enable to look into it

Mr. Deputy Chairman: you are right, we have taken notice of that.

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: We will lay it now if you don't have the copy.

Mr. Hasan A. Shaikh: I know, it will be laid down. Technically what your Secretary says is correct but practically those copies served no service to us to you or to the House.

Mr. Deputy Chairman: That is right.

کاپیاں spare ہیں تو رکھ دیں amendment کی لسٹ بھی رکھ دیں جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! ایک چیز قابلِ غور ہے کہ اگر رول ۹۶ ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ایک particular چیز ہے کہ

The amendments moved by a person may be the member or the Minister incharge, shall have to be presented when the clauses are actually discussed.

Mr. Deputy Chairman: Right.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: So in sequence disposal of the amendment is prior to the general clauses to be read and passed but here Syed Iftikhar Hussain Gillani, Minister-in-Charge of Law and Justice has gone to China on a very important visit.

Mr. Deputy Chairman: That is right.

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sahib let us be specific ten the rules. He has gone to China we read in newspapers, that is clear. Now what about the rules, how do you want me to handle the House?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: My humble submission in this connection is, if you kindly peruse sub-rule (2) of Rule 96. I will request you Sir, to have a special leave for amendments be considered.

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sahib, I am sorry! it has been considerably delayed for the last five years. I think,if the Minister had any interest in moving his amendments he might have attended the meetings of the committee, he must have made himself present in the House but I don't want to involve myself. Now, it is in the House, I don't want to give that discretionary decision to any of the members.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, second rule which i want to request you to consider that is Rule 99.

(Interruptions)

Mr. Deputy Chairman: It is again the same Dr. Sahib. It is discretion with the Chairman.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Rule 99 Where the amendments are not available, those clauses which have not been asked to be amended, I will humbly submit if those clauses of Shariah Bill are passed, we are not apposing it, but those clauses where the amendments have been given you have got every power to postpone those clauses So, the reason behind it is Sir, that it is a very important Bill for the whole nation.

Mr. Deputy Chairman: It has become important today even on the floor of the House. If this would have any importance to the government, the Minister concerned for Justice must have attended all the meetings of the committee which he did not. Today, we are moving this Bill in the House. It has been pending for the last 5 years but he (Minister for Law and Justice) made a trip to China, he could delay it by one day. Dr. Sahib, I don't think there is any importance of this Bill in the eye of treasury benches I am sorry Dr. Sahib, the Chair is always giving justice to all the members on equal footings. Today, we will maintain the same footing, I am sorry, I will not use my discretionary powers, as per rules we will continue

(Thumping of the desks)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I bow my head but I have got one observation to make.

Mr. Deputy Chairman: No, I am not inspired by those clapping system.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: My humble submission in this connection is, I have an observation to make
Mr. Deputy Chairman: Dr. Sahib, I have got your point.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین میری ایک گزارش تو سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی حکم کیجئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ہم بھی چاہتے ہیں شریعت آئے، متفقہ آئے، صحیح آئے، تمام کے لئے آئے، انفرادی یا sectarian basis پر نہ آئے۔

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sahib, I will not allow you to make a speech on this. You know this Bill will go from the Senate to the National Assembly. Whatever the government wanted to say it had every opportunity for eighteen months. We had been conducting these meetings, Khan Bahadur Khan Sahib had been attending the meetings from his Ministry whereas the Justice Minister did not feel it fit, and he did not attend the meetings. So, how can now we delay the business of the House.

جی پروفیسر صاحب amendments move کریں۔

پروفیسر خورشید احمد: دفعہ ایک، یہ ہماری مشترکہ ترمیم ہے اس سے پہلے میں ایک وضاحت کر دوں۔ جناب چیئرمین! ہم آپ کے بے حد ممنون ہیں کہ آپ نے اس ایوان کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے آج اس تاریخی بل کو زیر غور لانے اور قانون کے مطابق کارروائی کرنے میں پورا پورا تعاون ہی نہیں کیا بلکہ راہنمائی بھی ساتھ ہی جناب والا! یہ

[Prof. Khurshid Ahmad]

بات بھی کہنا چاہتا ہوں اور یہ ریکارڈ کے لئے

Mr. Hasan A. Shaikh: Point of order. Sir, the amendment to clause 1 stands in the name of Mir Hazar Khan Bijarani. He should have been first called by the Chair. he can move it as he is present here.

Mr. Deputy Chairman: O.K. any one of them.

Mr. Hasan A. Shaikh: Not any one of them. You may start with number one, you are in the chair.

Mr. Deputy Chairman: Shaikh Sahib, I think, this is not the point to be debated. For me it is the same whether Hazar Khan Bijarani move sit or any other mover because, they are co-movers.

پروفیسر خورشید احمد: میں ابھی میر صاحب کو دیتا ہوں صرف وضاحت کر دوں۔

Mr. Deputy Chairman: Please let him finish

پروفیسر خورشید احمد: دوسری بات یہ ہے کہ خصوصی کمیٹی کی رپورٹ مجھے ہی اس ایوان میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی اور میں آپ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ہر قدم پر اس بات کی کوشش کی کہ حکومت کے نمائندوں کو بلائیں ان سے گفتگو کریں جہاں تک ممکن ہے ان کو accommodate کر لیا اس کے بعد یہ صورت ہوئی کہ کچھ فقہی معاملات کو سامنے رکھتے ہوئے چند ایسی ترامیم آئیں الحمدللہ اس کے سلسلے میں بھی اس بات کی کوشش کی گئی کہ سب مل کر بیٹھیں اور مکمل اتفاق رائے کے ساتھ اس بل کو بہتر سے بہتر بنانے اور اس بل کو پوری قوم کے لئے متفقہ علیہ اور قابل قبول بنانے کی کوشش کی گئی ہے یہ وہ جذبہ ہے جس کے تحت کام ہوا ہے اور اسی بنا پر ترامیم آرہی ہیں اور آپ دیکھیں گے جو ہم سب کی طرف سے مشترک ہیں اور میں اب میر ہزار خان بجارانی سے درخواست

کروں گا کہ وہ اس کو سوور کریں۔

Mir Hazar Khan Bijarani: Sir, I beg to move:

"that in clause 1, in sub-clause (1), for the figure "1989" the figure "1990" be substituted".

Mr. Deputy Chairman: It has been moved by Mir Hazar Khan Bijarani, Prof. Khurshid Ahmed, Akhunzada behrawar Saeed, Mr. Muhammad Ali Khan:

"Please repeat as at 'A' above"

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The amendment stands adopted. Next item. Mr. Aitzaz Ahsan: Sir, may I make one point of order?

Mr. Deputy Chairman: Yes please.

Mr. Aitzaz Ahsan: Sir, my request is that we do not want to delay but under Rule 96 even the first amendment that has to be moved by Syed Iftikhar Hussain Gilani can be moved by somebody else with your permission, therefore, somebody may be allowed to move that.

Mr. Deputy Chairman: No, it can not be allowed

جناب اعتزاز احسن: میں عرض کرتا ہوں کہ یہ جو رول ہے آپ اجازت دے سکتے ہیں اگر چاہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دے سکتا ہوں لیکن

it will be a cause of unnecessary delay and Iftikhar Sahib while leaving the country has not even informed the Senate Secretariat about his absence.

جناب اعتزاز احسن: نہیں میں عرض کرتا ہوں کہ ہم یہ نہیں مانگ رہے کہ

[Mr. Aitzaz Ahsan]

this be taken up at some other day but his amendments may be allowed to be moved by some other Minister.

Mr. Deputy Chairman: I can not do so. Aitzaz Sahib, I am sorry this is the discretionary power which I will not use.

I will go srtictly according to the rules.

جناب اعتزاز احسن: amendment چاہے Hose reject کر دے لیکن move تو کرنے دیں۔

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sahib, I have given a ruling, therefore, I will not take it up.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: We are sitting here till nine of the clock.

Mr. Deputy Chairman: That is right. You are sitting here thank you very much.

آپ ہاؤس پر احسان کر رہے ہیں آپ کی بہت مہربانی ہے لیکن اعتزاز صاحب اور آپ سے بھی میں گزارش کروں گا۔ افتخار صاحب باہر جانے سے پہلے ہمیں مطلع تک کرنے کی بھی زحمت نہیں کی کہ میں جا رہا ہوں اور اس بل کے ساتھ کیا کیا جائے۔ ابھی آپ اور اعتزاز صاحب بیٹھ کر ان کی مدد کر رہے ہیں لیکن انہوں نے آپ سے بھی consult نہیں کیا۔ I am sure.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: تو سر آپ.....

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں تو کر رہا ہوں۔ اس پر ہم ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتے۔

let me proceed with the Bill.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: مسترد کر دیں۔

It is a matter of only twenty minutes.

Mr. Deputy Chairman: No, I am not going to use any discretionary power. It is strictly according to the rules. Thank you very much. Now we take next clause 2.

Mir Hazar Khan Bijarani: Sir, here is written paragraph (b) but I think it is a paragraph (g).

(pause)

Mr. Deputy Chairman: O.K. it is a typographical mistake we can get it corrected.

Mir Hazar Khan Bijarani: Sir, I beg to move:

"that in clause 2, paragraph (g) be substtituted by the following, namely:-

> **(b) while interpreting and explaining the Shariah, the recognized principles of interpretation and explanation of the Quran and Sunnah shall be adhered to and guidance shall be sought from the interpretations and opinions of recognized Islamic Jurists as has been envisaged in explanation of clause (1) of Article 227 of the Constitution."**

Mr. Deputy Chairman: It has been moved by Mir Hazar Khan Bijarani, Prof. Khurshid Ahmed, Akhunzada Behrawar Saeed, Mr. Muhammad Ali Khan that;-

"Please repeat as at 'B' above"

(The motion was carried)

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر، گزارش یہ ہے آپ کو علم ہے کہ اصل مسودہ اردو میں آیا ہے یہاں جو ترامیم دی گئی ہیں اور جو متفقہ ترامیم آئی تھیں وہ بھی اردو میں ہیں تو میں جناب بجارانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کرکے اردو میں ترامیم پیش کریں فیصلہ بھی یہی ہوا تھا چونکہ اصل بل اردو میں آیا ہے متفقہ

[Qazi Abdul Latif]

ترامیم بھی اردو میں آئی ہیں لہٰذا یہاں اردو میں پیش کی جائیں اور آپ کے پاس اس کا ترجمہ ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی صاحب اس کو بھی کرتے ہیں تھوڑی دیر میں لیکن اس وقت تو پھر اردو کا مسودہ بھی تقسیم کرنا پڑے گا اور اس پر کافی ٹائم لگ جائے گا۔

قاضی عبداللطیف: اردو کا تو مسودہ ہے تقسیم شدہ تو ہے۔ اصل الاصول اس میں اردو والا ہوگا اور انگریزی اس کا ترجمہ شمار کیا جائے گا۔ اور جب کسی میں اختلاف ہو جائے گا تو فیصلہ اردو والے پر ہوگا یہ آپ کو نوٹ کرنا چاہیے۔

میر ہزار خان بجارانی: آپ اجازت دیں میں دونوں پڑھتا جاؤں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس میں ٹائم لگے گا۔ قاضی صاحب اس کو کرتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ اپنے نوٹ میں یہ لائیں گے کہ اصل مسودہ اردو میں ہے اگر اردو اور انگریزی کے ترجمے میں کوئی اختلاف ہوگا تو فیصلے کے لئے اردو کا مسودہ معتبر ہوگا نہ کہ انگریزی والا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے جو فرمایا وہ ریکارڈ پر آگیا بالکل صحیح ہے اب آپ اس کو انگریزی میں چلنے دیں۔

میر ہزار خان بجارانی: اس میں میں قاضی صاحب کی بات کی تائید کروں گا کیونکہ اصل ترامیم جو ہم نے بنائی تھیں وہ اردو میں تھیں اور یہ ریکارڈ پر رکھا جائے کہ کہیں تضاد ہو تو اردو ترجمے کو FOLLOW کیا جائے۔ یہ کمیٹی کا بھی فیصلہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Point of order Sir. Mr. Chairman, if there is a question of interpretation of a particular provision which language is going to be adopted for interpretation, the Urdu one or the English

one because the basic question is there. Because if we go on interpretation then we should basically now decide whether it will be the Urdu version or it will be the English version.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much but they have already cleared it that the Urdu version will be following in this Bill.

میر ہزار خان بجارانی: میں اسے اردو میں پڑھ دوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، اردو میں پڑھ دیں، جیسے قاضی صاحب حکم فرماتے ہیں۔

(مداخلت)

جی دو ہو گئے ہیں۔

میر ہزار خان بجرانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

(الف) "دفعہ ۲، پیراگراف (الف) میں الفاظ "دینی مدرسہ" جو دوسری بار آیا ہے کی جگہ "پاکستان یا بیرون پاکستان کا دینی مدرسہ" لگایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میر ہزار خان بجرانی صاحب، پروفیسر خورشید صاحب اخونزادہ بہرہ ور سعید اور جناب محمد علی خان نے ترمیم پیش کی ہے کہ

"دفعہ ۲، پیراگراف (الف) میں الفاظ "دینی مدرسہ" جو دوسری بار آیا ہے کی جگہ "پاکستان یا بیرون پاکستان کا دینی مدرسہ" لگایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آئٹم نمبر ۵، ۶ اور ۷ جو کہ سید افتخار حسین گیلانی کے نام پر ہیں، ڈراپ ہو گئیں۔ آئٹم نمبر ۸، پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ مشترکہ موشن میرے اور جناب محمد علی خان کے نام پر

میر حسین بخش بنگلزئی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی۔

میر حسین بخش بنگلزئی : یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ Drop ہو گئے تو کیا آپ اس کو دوبارہ کریں گے......

جناب ڈپٹی چیئرمین : drop کا مطلب ہے کہ ختم ہو گئے۔

میر حسین بخش بنگلزئی : یعنی یہ ختم ہو گئے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین، میں یہ وضاحت کر دوں یہ ترمیم بھی دراصل......

جناب ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب، ایک ٹیکنیکل بات سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں کہ وہ جو کلاز (۲) میں amendments آ گئی ہیں، اب وہ اس انداز میں ہیں کہ Clause (2), as amended, from part of the Bill.
قاضی صاحب۔ کلاز (۲) ترامیم کے ساتھ بل کا حصہ بن گئی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : یہ ترمیم دراصل ہماری متفقہ علیہ ترمیم ہے، لیکن صورت حال یہ تھی کہ چونکہ دستور میں دفعہ ۲۰۳ کے تحت کچھ معاملات کا اختیار فیڈرل شریعت کورٹ کو دیا گیا ہے اس شریعت بل میں کوشش کی گئی ہے کہ جن معاملات کو شریعت کورٹ دیکھ رہی ہے، ان کے بارے میں فیصلہ شریعت کورٹ کرے لیکن جو چیزیں شریعت کورٹ کے دائرہ کار سے باہر ہیں، ان کو عدالت عالیہ لے۔ دستور میں کچھ چیزوں کے بارے میں مستقل قسم کی exemption ہے لیکن کچھ چیزوں کے بارے میں ایک وقت یعنی ایک متعین وقت کے لئے پابندی ہے جو پابندی اب اگلے مہینے ختم ہو رہی ہے اس لئے محرکین اور سینیٹ کے ان ارکان نے جو اس پر کام کر رہے تھے، ضروری سمجھا کہ اس حالت کو سامنے رکھ کر بھی ضروری ترمیم کرنی چاہیئے، جو ترمیم میں اور محترم محمد علی خان صاحب لا رہے ہیں، اس کا اصل ہدف یہ ہے کہ وہ اصول مانا جائے، یعنی یہ کہ جن تمام معاملات میں......

جناب ڈپٹی چیرمین: میں تمام اراکین سینیٹ سے گزارش کروں گا کہ پروفیسر صاحب جو تمہید باندھ رہے ہیں اور جس ترمیم کے بارے میں بات کر رہے ہیں اس کو اگر غور سے سنا جائے تو شاید ہم کچھ ذہن نشین کر سکیں، پتہ چل سکے کہ اس ہاؤس میں کیا ہو رہا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: یعنی جن تمام معاملات میں فیڈرل شریعت کورٹ کو دستور کے تحت کسی قانون یا اس کے کسی حکم کو شریعت کے مطابق یا مخالف قرار دینے کا اختیار حاصل ہے، ان تمام معاملات کو فیڈرل شریعت ہی لے گی۔ لیکن جن معاملات میں اسے اختیار نہیں ان تمام معاملات کو بشمول Personal law یا procedural law یا کوئی اور قانون، عدالت عالیہ کے لئے، تو یہ ہے وہ ضرورت جس کی بنا پر ہم یہ ترمیم لا رہے ہیں اور اس کے بعد جو ترامیم ہیں وہ ہم لا رہے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Barrister Sahib on a point of order.

Mr. M. Zahoorul Haque: Mr. Chairman, this is an important point. In the Constitution, there is a provision that the Constitution and the personal laws will be excluded from the jurisdiction of the Federal Shariat Court but fiscal laws, taxing laws or other revenue collecting laws are excluded from the jurisdiction of the Federal Shariat Court but that period of exclusion is coming to an end either within this month or with the month of June. So, the High Court has got no jurisdiction even if this Bill proposes, the High Court cannot sit upon the validity of the Constitution. So, it will be a very anomalous amendment. I wish Prof. Khurshid Ahmed had not tackled that question and highlighted these points. He should just read the Bill so that we should pass it.

جناب ڈپٹی چیرمین: شاید کوئی explanation میں، misunderstanding ہو گئی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں بیرسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں۔ لیکن ہم انشاءاللہ

[Prof. Khurshid Ahmad]

کوئی ایسی چیز نہیں کریں گے جو کہ دستور سے anomalous ہو۔ کمیٹی نے ہر معاملے کو اسی بنیاد پر examine کیا ہے کہ دستور پر کوئی ہاتھ لگائے بغیر یہ کام کر سکیں۔ اور آرٹیکل ۲۔ اے کے تحت جو ترمیم ہو چکی ہے، اس کے تحت عدالتوں نے already اس قسم کے معاملات کو زیر غور لایا ہے، شریعت آرڈیننس جو اس سے پہلے آیا تھا اس کے اندر بھی یہ jurisdiction create کی گئی تھی جس کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم کوئی ایسی چیز نہیں کر رہے ہیں جو کہ دستور سے متصادم ہو۔

میں جناب والا، اسے پڑھتا ہوں کہ شق ۴ کی ذیلی شق (۱) میں پہلے جملہ شرطیہ کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے۔

"مگر شرط یہ ہے کہ اگر سوال کا تعلق کسی ایسے مسئلے سے ہو جو دستور کے تحت وفاقی شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار سے باہر ہو تو عدالت امر تنقیح طلب کر کے عدالت عالیہ کے حوالے کر دے گی جو اس کا ۶۰ دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی"۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: شکریہ، تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

شق ۴ کی ذیلی شق (۱) میں پہلے جملہ شرطیہ کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے۔

"مگر شرط یہ ہے کہ اگر سوال کا تعلق کسی ایسے مسئلے سے ہو جو دستور کے تحت وفاقی شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار سے باہر ہو تو عدالت امر تنقیح طلب کر کے عدالت عالیہ کے حوالے کر دے گی جو اس کا ۶۰ دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی"۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: شق ۴ (۱) ترمیم شدہ شکل میں بل کا حصہ قرار پائی۔

<u>پروفیسر خورشید احمد</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ شق ۴ کی ذیلی شق (۳)

میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق الفاظ "کوئی قانون" کے بعد کا جملہ حذف کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ مندرجہ ذیل فقرہ لکھا جائے گا۔

"یا کوئی اور قانون جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہو یا مذکورہ قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے یا نہیں۔"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

شق ۴ کی ذیلی شق (۳) میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق الفاظ "کوئی قانون" کے بعد کا جملہ حذف کر دیا جائے اور اس کی جگہ مندرجہ ذیل فقرہ لکھا جائے گا۔

"یا کوئی اور قانون جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہو یا مذکورہ قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے یا نہیں۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۴ (۳) ترمیم شدہ شکل میں بل کا حصہ قرار پائی۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین صاحب، میں آپ کی اجازت سے اسی سلسلے کی جو ترمیم ہے پیش کرتا ہوں کہ۔

"دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۵) میں دوسرے اور تیسرے جملہ شرطیہ کو ختم کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۵) میں دوسرے اور تیسرے جملہ شرطیہ کو ختم کیا جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، دفعہ ۴ (۵) ترمیم شدہ شکل میں بل کا حصہ قرار

[Mr. Deputy Chairman]

پائی۔ اب دفعہ ۶ کو لیتے ہیں اس میں سید افتخار حسین گیلانی کی تحریک drop ہے، دفعہ ۸ میں بھی ان کی تحریک ہے۔

جناب حسن اے شیخ : جناب چیئرمین صاحب، کیا آپ کلاز put نہیں کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا۔

جناب حسن اے شیخ : اسے آپ کو put کرنا چاہیئے۔ شق ۳ بھی put کرنی چاہیئے تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی بالکل صحیح ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کو دوبارہ لے لیں گے پہلے ترامیم کو لے لیتے ہیں۔

کلاز ۵ میں کوئی ترمیم نہیں ہے اس لئے اسے ہاؤس میں پیش کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ شق ۵ بل کا حصہ قرار پائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : شق ۵ بل کا حصہ قرار پائی۔

جناب حسن اے شیخ : شق ۳ اور ۴ کو کیا آپ نے put کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ بھی کر دیں گے۔ میں نے سمجھا.....

جناب حسن اے شیخ : جناب پہلے شق ۵ کریں گے پھر بعد میں ۳ اور ۴ کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ۳ کر لی ہے شیخ صاحب! آپ شاید قاضی صاحب سے گپ شپ میں لگے ہوئے تھے۔ ۳ اور ۲ بھی کر لی ہے۔ اور اگر نہیں تو repeat کر لیں گے، شیخ صاحب تاکہ ہاؤس کی تسلی ہو جائے۔ تو اچھا جی شق ۶ میں کوئی amendment نہیں ہے اس کو پیش کیجئے۔

پروفیسر خورشید احمد : میں تحریک پیش کرتا ہوں شق ۶ بل کا حصہ قرار پائی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:
شق ۶ بل کا حصہ قرار پائی ہے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۶ بل کا حصہ قرار پائی۔ آگے شق ۷ ہے اس میں بھی کوئی ترمیم نہیں ہے ایوان میں پیش کی جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
"شق ۷ بل کا حصہ قرار پاتی ہے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:
"شق ۷ بل کا حصہ قرار پاتی ہے"
(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۷ بل کا حصہ قرار پائی۔ اب شق ۸ کر لیتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
"شق ۸ بل کا حصہ قرار پاتی ہے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:
"شق ۸ بل کا حصہ قرار پاتی ہے"
(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۸ بل کا حصہ قرار پائی۔ اگلی شق ۹

میر ہزار خان بجرانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
شق ۹ (۲) میں الفاظ "شریعت اور اسلامی فقہ" کو حذف کر دیا جائے اور اس کی جگہ مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جائیں۔

"مسلمہ مکاتب فکر کے فقہ اور اصول فقہ"۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:
شق ۹ (۲) میں الفاظ "شریعت اور اسلامی فقہ" کو حذف کر دیا جائے اور اس

[Mr. Deputy Chairman]

کی جگہ مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جائیں۔

"مسلمہ مکاتب فکر کے فقہ اور اصول فقہ۔"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۹ (۲) ترمیم شدہ شکل میں بل کا حصہ قرار پائی۔ شق ۹ (۳) میں ایک ترمیم ہے جی میر ہزار خان بجارانی صاحب move کریں۔

میر ہزار خان بجرانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

شق ۹ (۳) میں لفظ "لا دکابجوں میں" کے بعد اور "فقہ اور اصولِ فقہ سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

"مسلمہ مکاتب فکر کے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

شق ۹ (۳) میں لفظ "لا دکابجوں میں" کے بعد اور "فقہ اور اصول فقہ" سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

"مسلمہ مکاتب فکر کے"

میر ہزار خان بجارانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۰ بل کا حصہ قرار پائے۔"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۰ بل کا حصہ قرار پائے۔"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۰ بل کا حصہ قرار پاتی ہے۔ اگلی شق ۱۱ میں بھی کوئی ترمیم نہیں ہے۔ پیش کی جائے۔

میر ہزار خان بجارانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۱ بل کا حصہ قرار پائے۔"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۱ بل کا حصہ قرار پائے"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۱ بل کا حصہ قرار پائی۔ شق ۱۲ میں بھی کوئی ترمیم نہیں ہے۔

میر ہزار خان بجارانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۲ بل کا حصہ قرار پائے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۲ بل کا حصہ قرار پائے"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۲ بل کا حصہ قرار پائی۔ شق ۱۳ میں بھی کوئی ترمیم نہیں۔

میر ہزار خان بجارانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۳ بل کا حصہ قرار پائے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۳ بل کا حصہ قرار پائے"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۳ بل کا حصہ قرار پائی۔ شق ۱۴ میں بھی کوئی ترمیم نہیں۔

میر ہزار خان بجارانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۴ بل کا حصہ قرار پائے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۴ بل کا حصہ قرار پائے"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۴ ابل کا حصہ قرار پائی۔

"شق ۱۵ میں کوئی ترمیم نہیں"۔

میر ہزار خان بجارانی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۵ ابل کا حصہ قرار پائے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۵ ابل کا حصہ قرار پائے"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۵ ابل کا حصہ قرار پائی۔ اب شق ۱۶۔

پروفیسر خورشید احمد: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۶ ابل کا حصہ قرار پائے"۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۶ ابل کا حصہ قرار پائے"

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۶ ابل کا حصہ قرار پائی۔ اب شق ۱۷۔

پروفیسر خورشید احمد: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"شق ۱۷ ابل کا حصہ قرار پائے"

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"شق ۱۷ ابل کا حصہ قرار پائے"۔

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق ۱۷ ابل کا حصہ قرار پائی۔ اب ابتدائیہ، مختصر عنوان اور شق ۱ لیتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ابتدائیہ، مختصر عنوان اور شق ۱ بل کا حصہ قرار پائے"

جناب ڈپٹی چیئرمین : تحریک پیش کی گئی ہے کہ :

"ابتدائیہ، مختصر عنوان اور شق ۱ بل کا حصہ قرار پائے"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : ابتدائیہ، مختصر عنوان اور شق ۱ بل کا حصہ قرار پائی۔ اب بل پاس کرنے کی تحریک پیش کی جائے۔

پروفیسر خورشید احمد : قاضی صاحب! اب آپ تحریک پیش کریں کہ بل پاس کیا جائے۔

قاضی عبداللطیف : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ :

"شریعت بل ۱۹۸۵ء جو اس وقت ۱۹۹۰ء کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے منظور شدہ ترامیم کے ساتھ پاس کیا جائے"۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ :

"شریعت بل ۱۹۹۰ء کو منظور شدہ تمام ترامیم کے ساتھ متفقہ طور پر پاس کیا جائے"۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : تحریک پیش کی گئی ہے کہ :

"شریعت بل ۱۹۹۰ء کو منظور شدہ تمام ترامیم کے ساتھ متفقہ طور پر پاس کیا جائے"۔

(تحریک منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : شریعت بل ۱۹۹۰ء متفقہ طور پر پاس ہو گیا ہے اور اس پر میں خدائے ذوالجلال کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ آج کے دن سینیٹ آف پاکستان نے شریعت بل ۱۹۹۰ء کو پاس کیا ہے جس سے ایک اسلامی فریضہ ادا ہوا ہے۔ سینیٹ کے اس اقدام سے پوری قوم میں بلکہ پوری اسلامی دنیا میں اس کا وقار بلند و بالا ہو گا۔ اس بل کے پاس ہونے سے نہ صرف اصل مقصد حصول مملکت

[Mr. Deputy Chairman]

خداداد پاکستان حاصل ہو گیا ہے بلکہ قرارداد مقاصد پاکستان کا مطلب بھی پورا ہو گیا ہے۔ نیز اس سے شریعت اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے راستے ہموار ہو گئے ہیں۔ اس بل کی موجودگی میں کسی کو شریعت یا اسلامی قوانین میں تبدیلی کرنے کی جرات نہیں ہوگی۔ اراکین سینٹ پر قوم کی طرف سے جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس میں شریعت بل کا سینٹ میں پاس ہونا سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں چیئرمین سینٹ اور اپنی طرف سے محرکین بل قاضی عبداللطیف اور مولانا سمیع الحق اور مختلف کمیٹیوں میں ہمارے جو اراکین کام کرتے رہے خصوصاً پروفیسر خورشید صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی انتھک کوششوں اور محنت سے یہ بل اس مقام تک پہنچا اور آج ہم اس قابل ہوئے کہ اس بل کو ہم نے اس ایوان میں پاس کیا۔ میں پورے اراکین سینٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور یہ ہمارے گناہوں کے لئے ازالہ ثابت ہو۔ آمین۔ ثم آمین۔ بہت بہت شکریہ۔

جی مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق: میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس خوشی میں اراکین پارلیمنٹ میں حقیر سی دعوت قبول فرمائیں، کل یا پرسوں کسی جگہ۔ سب کی خواہش بھی یہی ہے۔ کل دوپہر کو یا رات کو اسلام آباد ہوٹل میں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا صاحب آپ کی دعوت ہم سب کو قبول ہے۔ اس لئے کہ کمیٹیوں سے میں تو آپ سے بہت کم ملاقات ہوتی تھی اور دعوت میں ہم سب آپ سے مل بیٹھیں گے۔

مولانا سمیع الحق: چونکہ کارڈز وغیرہ تقسیم کرنے مشکل ہوں گے۔ اس لئے کل رات اسلام آباد ہوٹل میں۔ تمام اراکین سے گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تمام ارکان سے اور ان وزراء صاحبان سے جو اس وقت ایوان میں موجود ہیں۔ ان کے لئے آپ نے نہیں کہا۔

مولانا سمیع الحق : کیا کل اجلاس ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : کل اجلاس نہیں ہے ۔

مولانا سمیع الحق : پرسوں رات کو جی ۔ تمام ارکان پارلیمنٹ کو پرسوں رات اسلام آباد ہوٹل میں آٹھ بجے .....

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ سب ممبر صاحبان نے سُن لیا ہے ۔

مولانا سمیع الحق : اور میری یہ بھی دعا ہے کہ آج یہاں یا اللہ کا نام بلند ہو جائے تالیاں بھی بجا لی گئی ہیں ۔ تو میں نعرہ تکبیر کہتا ہوں ، سب حضرات اللہ اکبر کہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ ایوان اس کے لیے نہیں ہے ۔ مولانا صاحب میں اس کی .....

(مداخلت)

مولانا سمیع الحق : نعرہ تکبیر ۔ اللہ اکبر ۔

پروفیسر خورشید احمد : اللہ اکبر ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Is it permissible to invite the Members for a dinner on the floor of the House? He should have given the invitation outside and not here on the floor of the House.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ۔ شیخ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

مولانا سمیع الحق : شیخ صاحب یہ تو خوشی کا دن ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شیخ صاحب میں سمجھتا ہوں کہ مولانا سمیع الحق کو ہم تھوڑا سا privilege دے دیتے ہیں ۔ کیونکہ یہ خوشی کا دن ہے ۔ پانچ سال کے بعد ان کی کوششیں اور ایوان کی پوری کوششیں بار آور ثابت ہوئی ہیں ۔ لہٰذا تھوڑی دیر کے لیے آپ یہی سمجھ لیں کہ ہم نے ایوان کو adjourn کر کے یہ کیا ہے تو میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔ اور ساتھ ساتھ آپ بھی cross talk کرتے ہیں اور discussion کرتے رہتے ہیں جس کی ایوان میں اجازت نہیں ہے ۔

ہم درگزر کر لیتے ہیں کہ چلیں یہ بھی چلتا رہتا ہے، ایوان کا معاملہ ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: پیر عباس شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید عباس شاہ: جناب ایک رولنگ آپ سے چاہوں گا۔ جو ممبر صاحبان اس ایوان میں موجود ہیں لیکن اپنی سیٹوں پر موجود نہیں ہیں کیا وہ اس بل میں شامل ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بل میں؟

سید عباس شاہ: جی۔ جو اپنی seats پر موجود نہیں ہیں اور انہوں نے ہاں یا نہ کہا ہے کسی اور سیٹ سے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں شاہ صاحب سب لوگ اپنی سیٹوں پر تھے اور سب نے ہاں کہی ہے اور سب کی ہاں valid ہے۔

سید عباس شاہ: جی میں agree کرتا ہوں لیکن اگر کوئی سیٹ پر موجود نہ ہو تو اس کے متعلق میں صرف رولنگ چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر نہیں ہوں گے تو نہیں ہیں لیکن میرے خیال میں، اس وقت جو میں دیکھ رہا تھا، ہر کوئی اپنی سیٹ پر تھا۔ بنگلزئی صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ فرمائیے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو تقریر کا موقع دیتا ہوں۔ جی آپ فرمائیے بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: ماشاء اللہ مولانا صاحب بہت خوش ہیں۔ ہم سب ان کی خوشی میں شریک ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جہاں تک ایوان کے قواعد کا تعلق ہے حسن اے شیخ صاحب نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ رولز کے مطابق کوئی شخص کسی کو ذاتی طور پر ایوان کے حوالے سے invite نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کو پھر حذف کرا دیں۔ شیخ صاحب حذف کرا دوں ؟

میر حسین بخش بنگزئی : نمبر دو یہ کہ جب ہاؤس کی ڈویژن ہو ۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : ہم ہاؤس کی عزت رکھتے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بسا اوقات آپ لوگ اپنی تقریر بہت لمبی جھاڑ دیتے ہیں جو گورنمنٹ کے بھی خلاف ہوتی ہے جس میں بہت ساری ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جن پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ لیکن ہم accommodate کرتے رہتے ہیں۔ میرے خیال میں مولانا سمیع الحق صاحب نے بہت زیادہ debate نہیں کیا۔ کوئی بہت زیادہ بڑی بات نہیں ہوئی۔

میر حسین بخش بنگزئی : جناب چیئرمین۔ میری طرف سے دوسرا نکتہ یہ ہے کہ جب ترمیم یا کسی بھی سلسلے میں ہاؤس میں ڈویژن کا سوال ہو اور آنریبل ممبرز اپنا ووٹ کاسٹ کرنا چاہیں اپنے ڈیسک پر تو ان کو اپنی سیٹ پر ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بالکل صحیح ہے اور ہر ممبر صاحب نے اس کا نوٹس بھی لیا ہوگا اور میرے خیال میں Rules of business جو انگلش اور اردو میں ہیں، سب اسے پڑھ بھی چکے ہوں گے۔ جی قاضی عبداللطیف صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ؟

قاضی عبداللطیف : اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں دو الفاظ ایوان کے شکریہ کے لئے گزارش کروں گا۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب والا! یہ ملک اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے۔ قرارداد مقاصد اس کے لئے پہلا زینہ تھا جس کو الحمدللہ آج تک کسی دستور نے بھی نظر انداز نہیں کیا اور اس کے بعد اس کو آٹھویں ترمیم کے ذریعے سے دستور کا ایک حصہ بنا دیا گیا ہے جس نے سارے دستور کا مزاج ہی تبدیل کر دیا ہے۔ اور سارے دستور کو دیکھتے

[Qazi Abdul Latif]

ہوئے ہر جج اور ہر عدالت مجبور ہے اس چیز پر کہ قرارداد مقاصد کو مدنظر رکھتے
ہوئے اس کی تشریحات کرے۔ یہ بل جس میں شریعت کی تشریح اور شریعت کی
بالادستی ہے اور اسی طرح سارے دستور کے مزاج کو تبدیل کرنے کے لئے
ایک اہم ترین قانون ہے۔ عدالت اس پر مجبور ہوگی کہ وہ شریعت کے مطابق فیصلہ
کرے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ عدالتی نظام میں ایک بہت بڑا انقلاب ہوگا۔ جس
کے لئے ساری قوم آج تک منتظر تھی۔ الحمدللہ کہ سینیٹ کو اللہ تعالےٰ نے
یہ توفیق دی ہے۔ اس سے پہلے بھی اللہ تعالےٰ نے سینیٹ کو یہ توفیق دی
تھی کہ آئین میں نویں ترمیم اس نے یہاں پاس کر دی تھی اور ہم موجودہ حکومت
سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی مہربانی فرما کر، جب یہ بل قومی اسمبلی میں جائے،
اسی طرح اور اسی جذبے سے اور اسی اتفاق سے اسے اگر وہاں بھی پاس کر
دیں گے تو آپ یقین کیجئے کہ انشاءاللہ عدالتی نظام میں اور اسی طرح معاشرے
میں بہت بڑی تبدیلی اور انقلاب آ جائے گا۔ ہم ان سے بھی یہی توقعات رکھتے
ہیں۔ اور اس ایوان کو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ الحمدللہ انہوں نے آج
تک اپنا جو کردار ادا کیا ہے، اسلام کے لحاظ سے اور ملک سے وفاداری کے
لحاظ سے، جمہوریت کے لحاظ سے ہر نقطہ نگاہ سے، اس ایوان نے ایک
تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اور تاریخ میں اس کا نام سنہری الفاظ سے لکھا جائے
گا۔ میں اس ایوان کو آخر میں پھر مبارکباد دیتا ہوں اور الحمدللہ کہ آپ کے
حصے میں اور آپ کے زیر صدارت اللہ تعالےٰ نے اسے تکمیل تک پہنچایا۔ ہم
آپ کو بھی مبارکباد دیتے ہیں اور ان کو بھی مبارکباد دیتے ہیں۔ آخر
دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sahib on a point of order.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I have got certain observations to made in this context. Qazi Sahib has made a clear statement that it is due to the 8th Amendment Bill that the Islamization has become quite

easy. Mr. Chairman, Sir, the reason behind it is, that he has given as it has been made a substantial part of the Constitution as Article 2(A)- The Objectives Resolution that's why the things are coming. But it is to keep the record correct that the Constitution of 1973 is the first Constitution in which this Objectives Resolution was incorporated as preamble, and still if you see into the scheme of the Constitution of 1973 this preamble which is composed of Objectives Resolution have been split up in different chapters. If you go from start to end, Sir, you will observe the Article 2, which gives us that our religion is Islam, was put into 73 Constitution as a provision. Again when we go further we find there are certain articles which are quite evident, I mean 22, 27 onwards which constitute the Council Islamic Ideology and every thing was laid in the Constitution according to the scheme. In Objectives Resolution, Chosen Representative Order, that has been given a different chapter, actually the objectives resolution has been absorbed in the Constitution of 1973 and it is complete in its scheme. The Eighth Amendment Act has really distorted the whole scheme. It has not brought Islam. We know that 203 (B)(C) is the prohibition brought on all these fiscal laws and company laws. That is why 10 years have passed although in the Canstitution a time plan was given to promulgate all laws which should be in consonance with the Islamization and all laws repugnant to the Islamic injunctions were to be excised from the Constitution but it is the Eighth Amendment Act which has really waived off the real process. It has distorted the legal system, it has distorted the democratic order and it is not a fact that this concept of Islamization is due to the Eighth Amendment. In fact, it has distorted democracy, it has delayed Islamization and it has really taken away the original scheme which was really given to us in the Objectives Resolution. These are my humble submissions which I wanted to make on the floor of the House.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: I would not allow any further debate on

[Mr. Deputy Chairman]

these points.

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: Behrawar Saeed Sahib just listen to me.

(interruption)

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں جو [redacted] اٹھائے ہیں ان کا جواب دینے کا ہمیں موقع دیں انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے ان کو آٹھویں ترمیم یا بقایا سات تراہیم کا علم نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب آپ میری بات پہلے سن لیں آٹھویں ترمیم کو controversial بنائیں یا کچھ بھی کریں۔

This is not the proper time and forum for it

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب آپ نے ڈاکٹر صاحب کو بولنے کا موقع دیا مجھے بھی دیں تاکہ میں بتاؤں کہ آٹھویں ترمیم ہی نہیں باقی سات تراہیم بھی ہیں.....

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ قاضی صاحب نے جو فرمانا تھا وہ فرما دیا اب سرکاری بنچوں کو اتنا حق تو ہونا چاہیئے کہ وہ اپنا نقطہ نظر بیان کریں.....

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: Is this justified Pir Sahib (addressing Syed Abbas Shah) that three persons are standing on the floor of the House and crying? Is this decorum of the House?

Mr. Hasan A. Shaikh: Point of order. Sir, you may order that all

references made by the Minister in respect of 8th Amendment should be expunged from the record.

Mr. Deputy Chairman: I will not say this. You know, always all of the members make reference to different things, to history, to the Constitution, to the Bill etc. How can I expunge the remarks? Then the whole system will be upset.

Mr. Hasan A. Shaikh: Then allow the reply, Sir. It is one sided.

Mr. Deputy Chairman: I am sorry Shaikh Sahib.

آپ چیئر کے اوپر بھی aspersion پاس کر رہے ہیں ۔

I am sorry.

Mr. Hasan A. Shaikh: I did not intend to say that.

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اتنے اچھے موقع پر جب ہم نے متفقہ طور پر شریعت بل پاس کیا ہے میرے خیال میں یہ اس کے ساتھ لگا نہیں کھاتا کہ ہم اس طرح کی controversy میں پڑیں میں حکومتی بنچوں سے بھی درخواست کرتا ہوں اور دوسروں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اس بات کو کسی اور موقع کے لئے مؤخر کر دیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ قاضی صاحب، اور میں یہ کہنے والا تھا کہ ڈاکٹر شیر افگن صاحب نے ایک لحاظ سے sportsman sphip ظاہر کی ہے وہ agree کرتے ہیں یہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں ہے وہ agree کرتے ہیں کہ ہم یہاں پر شریعت لانا چاہتے ہیں وہ یہ agree کرتے ہیں کہ اس وقت کی حکومت کے یہ سب ambitions تھے اب یہ بل جب قومی اسمبلی میں جائے گا تو ہم ڈاکٹر صاحب سے توقع رکھتے ہیں کہ بہت تھوڑے عرصے میں اس کو پاس کر کے دیں گے اس سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے ۔

Mr. Deputy Chairman: I will not allow any further debate. Prof. Khurshid Sahib, you please proceed with item No. 4 of the agenda.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب صرف ایک بات عرض کروں گا کہ ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ کہا ہے غلط بیانی سے کام لیا ہے میں اس کو چیلنج کرتا ہوں اور اس کے ساتھ بحث کرنے کو تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب یہ controversy آپ کے درمیان چلی آ رہی ہے مگر on the floor of the House نہیں ہو سکتی کہ کیا بات درست ہے کیا نہیں ہے۔

Prof. Khurshid Sahib - item No. 4 of the agenda.

THE ZAKAT AND USHR ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1989
(INTRODUCED)

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, I seek the leave of the House to introduce the Zakat and Ushr Ordinance (Amendment) Bill, 1989.

This is a common motion on my behalf and on behalf of Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Deputy Chairman: Prof. Khurshid and Mr. Muhammad Ali Khan seek the leave of the House that they may be allowed to introduce Zakat and Ushr Ordinance (Amendment) Bill, 1989, in the House.

(the motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman: You have got the leave to introduce the Bill. **Prof. Khurshid Ahmed:** I beg to move that the Bill may be taken into consideration and according to the rules may be sent to the Standing Committee concerned.

Mr. Deputy Chairman: It is further moved that the Bill be referred to the Standing Committee concerend on the subject.

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: O.K. Shaikh Sahib it stands moved to the Committee.

Mr. Hasan A. Shaikh: No. No, Sir. How can it be? When the motion is moved that the Bill be taken into consideration, then it can be moved that it be referred to the Standing Committee.

Mr. Deputy Chairman: Sir, he moved to introduce the Bill in the House; this is what he has done. Now he says that this Bill may be referred to the Standing Committee concerend.

Mr. Hasan A. Shaikh: But that is not on the agenda.

Mr. Deputy Chairman: What I listened was that Prof. Khurshid Ahmed and Mr. Muhammad Ali Khan wanted to seek the leave of the House to introduce the Bill. They have introduced the Bill. Now they want reference of the Bill to the Standing Committee concerned.

Mr. Hasan A. Shaikh: That motion should have been brought on the agenda.

Mr. Deputy Chairman: It is on the agenda, Sir.

Mr. Hasan A. Shaikh: No, it is not on the agenda.

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: Yes Mr. Ihsanul Haq Piracha.

Mr. Ihsanul Haq Piracha: Mr. Chairman, on the first motion to move the Bill, the Government wants to oppose it.

Mr. Deputy Chairman: Sir, you have missed the train because

[Mr. Deputy Chairman]

when he wanted to move the Bill I asked for the 'ayes' and 'noes' and there was no 'noes' from the government side and the 'ayes' had it.

Mr. Ihsanul Haq Piracha: No. No. We have to oppose it.

Mr. Deputy Chairman: That is right but still nobody said, "We oppose it".

Mr. Aitzaz Ahsan: But the point is that this Bill, Mr. Chairman, is clearly violative of the Constitution as were many clauses of the Shariat Bill which has been passed. This Bill is clearly violative because this is a Money Bill basically passed by the National Assembly. It cannot be moved in the Senate. It cannot be moved. Now with a majority you cannot change the Constitution, that will remain a fact.

Mr. Deputy Chairman: Aitzaz Sahib, we have never allowed the House to use their majority power on the legal aspects. If Piracha Sahib wants to oppose the Bill, now it has been opposed by the State Minister for Finance.

Mr. Ihsanul Haq Piracha: Mr. Chairman, I want to oppose the introduction of this Bill. I oppose it.

Mr. Deputy Chairman: Yes, Prof. Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ اس سے پہلے یہ بل تقریباً دو ماہ قبل ہم اسی ایوان میں لائے تھے اور اس وقت بھی حکومتی بنچوں نے یہ بات کہی تھی کہ ہمیں وقت دیا جائے کہ ہم اس کے بارے میں اپنا ذہن بنا لیں اور ہم نے ان کو دو مہینے دیئے اور اس کے بعد اب ہم اس کو لے کر آئے ہیں اور یہ بات قطعاً غلط ہے کہ یہ مالی بل ہے یہ زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈی ننس میں ترمیمی بل ہے اور ہم اس بات کو چیلنج کرتے ہیں۔ دستور کے تحت زکوٰۃ اور عشر Concurrent List میں ہماری ذمہ داری

ہے اس کا کوئی تعلق مالی بل سے نہیں ہے، فنانس ایکٹ میں زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈی ننس میں جو غلط ترمیم کی گئی ہے اس کو ہم نے یہاں چیلنج کیا تھا اور وہ چیز عدالت میں بھی challenged ہے لیکن جہاں تک اس بل کا تعلق ہے زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈی ننس ایک دینی عبادت جو زکوٰۃ ہے، عشر ہے اس کو regulate کرنے کے لئے وجود میں آیا ہے اس کا کوئی تعلق مالی بل سے نہیں ہے نہ وہ Consolidated Fund میں جاتا ہے نہ وہ حکومت کے کسی دوسرے Account میں جاتا ہے اور نہ اس کا کوئی تعلق directly یا indirectly منی بل سے ہے وہ taxation سے متعلق ہی نہیں ہے ہم یہ ساری بحث اس سے پہلے کر چکے ہیں اس لئے اس کے سارے قانونی دستوری پہلوؤں کا احاطہ کرنے کے بعد ہم اس بل کو یہاں لائے ہیں یہ ایک ordinary بل کی حیثیت سے یہاں introd[illegible] کیا گیا ہے اور اس حیثیت سے ہمیں اس بات کا اختیار ہے کہ ہم اس بل کو introduce کریں اس پر اگر کوئی اعتراض ہے وہ میں سمجھتا ہوں بالکل unfounded اعتراض ہے نہ اس کی کوئی دستوری بنیاد ہے نہ اس کی کوئی قانونی بنیاد ہے نہ اس کی کوئی معاشی بنیاد ہے اس لئے قطعاً منی بل نہیں ٹھہرا۔

(مداخلات)

جناب ڈپٹی چیئرمین: پہلے mover کو کچھ کہنے دیں۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, I support the views expressed by my brother Prof. Khurshid on the floor of the House just now and we challenge that the Ushr and Zakat is not a part of or has nothing to do with the Money Bill. It is a part of *Ibadat* and not taxation and this was discussed in this very House about two months earlier and they wanted time that they would formulate their own views. I am sorry to say that that time has lapsed and they have not yet been able to express their views. Earlier they also opposed this Bill and even today on the floor of this House the Minister has thought

[Mr. Muhammad Ali Khan]

fit to oppose this. Now I personally feel that it should be put to vote and send to the Committee concerned where it would be sorted out. I thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحب اب آپ پہلے بولیں گے یا پراچہ صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : میں نے چونکہ اسے at length deal کیا تھا اور اس پر reservations تھیں۔ اور تمام سائیڈ سے

and the honourable Chairman heard at greater length, therefore, if the proceedings are again checked, you will kindly find it that I quoted few of the passages from M.N. Kaul and on page 443 and 444 it was clear from those passages, and all that the arguments which were advanced under Article 73 it was clearly made and was given in that very debate. Second thing that under Article 73 certification of the Speaker of the National Assembly is final and I said it very clearly at that time and I will say again, a thing which has been certified under Article 73 with a special clause there is a provision of law and under Article 73 that certification is done by the Speaker and that decision shall be final. Once it is done it is taken as it was the decision of the Chair, it could only be challenged not on the floor of the Upper House, nowhere, except if anybody was interested that it is not a Money Bill, it could be challenged in the superior courts. They are the proper forum where the interpretation of the Constitution is done. This House is not at all to give any detailed discussion or construction of any statute which is being carried out. It is in contravention to the basic idea of the legislatures And I may clear it very much, the legislatures are to legislate law, judiciary is to construe the law, executive is to execute the law. This is trichotomy which is being violated day to day on the floor of the House. Sir, I do say with respect trichotomy which has been established in our system, this democratic system must be respected. We are going unduly in the constitutional interpretation on the floor and on the basis of a decision which is the basic inherent right of the judiciary. Therefore, I will humbly submit, once certification done by the Speaker of the Assembly who is the final lawful authority for a Money Bill, if at all any objection to the constitutionality or vires of that very provision is to be taken it must be taken to the superior

courts. If they say that was not a Money Bill then it can be brought on this floor and this law or the Bill which has been brought is the same reversal of the process which has been done by the National Assembly duly authenticated by the President. We know under Article 50 this is clear that the National Assembly, Senate and the President constitute the Parliament. Although again we are going against the two ingredients of the Parliament, the National Assembly and the President who authenticated it, if we are going to lose the sanctity of the President and the National Assembly means the Parliament, then it is hard luck with us that such a critical problem is being brought on the floor under a camouflage thinking to reverse those things which were duly validated by the august lower House which was authorized by the President who is a component to our Parliament, Sir, with due respect I will say we are going in ambiguities. We are creating troubles, we are creating confusions. In this respect I bow my head to your honourable Chair and with submission that we should not go on such adventures. This is an adventure, I will say, against the office of the President. It is against the honourable Speaker, it is against the National Assembly. It is to negate the very idea inherent in the Constitution.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ڈاکٹر صاحب پراچہ صاحب -

جناب احسان الحق پراچہ : جناب چیئرمین ! میں نے اس بل کے introduction کی مخالفت اس لحاظ سے کی ہے کہ گزشتہ بحث کے دوران ایک ہفتہ ان amendment پر بحث ہوتی رہی - بالآخر نیشنل اسمبلی نے فنانس بل کو پاس کیا اور آرٹیکل ۷۳(۴) کے تحت ،

Article 73(4): "If any question arises whether a Bill is a Money Bill or not, the decision of the Speaker of the National Assembly thereon shall be final."

نیشنل اسمبلی نے جب فنانس بل پاس کیا اور سپیکر نے یہ فیصلہ دے دیا کہ

Zakat & Ushr Ordinance is a part of Money Bill. ہے

[Mr. Ihsanul Haq Piracha]

اور amendments جو کی گئی تھیں وہ Money Bill میں کی گئی تھیں اس
certificate کے بعد یہ مسئلہ اپر ہاؤس میں نہیں اٹھایا جا سکتا اور اس وجہ
سے نہیں کہ سپیکر نے صرف certificate دیا۔ صدر مملکت نے اس آرٹیکل کی
کلاز ۵ کے تحت،

Article 73(5): "Every Money Bill presented to the President for assent shall bear a certificate under the hand of the Speaker of the National Assembly that it is a Money Bill, and such certificate shall be conclusive for all purposes and shall not be called in question".

اب اس کے بعد سپیکر صاحب کے سرٹیفکیٹ دینے کے بعد اور صدر مملکت
کی منظوری کے بعد دوبارہ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ camouflage
کرکے اس بل کو Upper House میں پیش کیا گیا ہے اس طریقے سے آئین
کی amendment نہیں کی جا سکتی کہ majority کے لحاظ سے اس کو
bulldoze کیا جائے میں مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ آئین کے تحت اس
ایوان میں یہ بل discuss نہیں ہو سکتا۔ اس کو خارج کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے
مجھے اس مسئلے پر اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیر محترم کی اس
رائے اور اس جذبے دونوں کا بڑا احترام کرتا ہوں کہ اس ملک میں ایک دستور
ہے اور اس دستور میں صدر، سینیٹ اور قومی اسمبلی کو پارلیمنٹ قرار دیا گیا
ہے اور قانون سازی کے لئے یہ تینوں اپنا اپنا کردار دستور کے مطابق ادا کریں گے
جناب والا! میں ان کے اس جذبے کی بھی قدر کرتا ہوں کہ "بعد از خرابی بسیار"
کم از کم اب وہ یہ بات تو کہہ رہے ہیں کہ دستور اور ضابطے کا احترام کرنا

چاہیئے اور دستور اور ضابطے کے مطابق اگر کام نہ ہوا تو اس ملک میں جمہوریت کا مستقبل تاریک ہے۔ بدقسمتی سے یہاں ہو یہی رہا ہے کہ پہلے دن سے ہی اس دستور کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں، صدر کی شان میں انہوں نے آج قصیدہ پڑھا ہے لیکن وہ یہ بھول گئے.....

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: Point of order. I don't know what is the relevancy of this agument.

Mr. Chairman: I will give you the floor later on.

پروفیسر خورشید احمد: ذرا آپ صبر کریں تو relevance آپ کی سمجھ میں آجائے گی، بشرطیکہ آپ غور کرنا چاہیں۔ صدر، نیشنل اسمبلی اور سینیٹ، یہ تینوں مقننہ کا حصہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ جن باتوں کا ذکر آج شیر افگن صاحب فرما رہے ہیں، کاش ماضی میں انہوں نے ان کا احترام کیا ہوتا، کاش آئندہ وہ اس کا احترام کریں، انشاءاللہ ہمیں وہ تعاون کرنے والا پائیں گے۔ لیکن جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے، یہ بات بالکل واضح ہے کہ زکوٰۃ اور عشر کا تعلق نہ بجٹ سے ہے، نہ منی بل سے ہے، ۷۱، ۷۲- ۷۳، ۷۰ دستور کے جو آرٹیکلز ہیں، وہ قطعاً اس سے متعلق نہیں ہیں، اور جس بات کے بارے میں نیشنل اسمبلی نے یا سپیکر نے فیصلہ کیا ہے، وہ تو فنانس ایکٹ ہے، جو قومی اسمبلی میں پاس ہوا ہے، اور ہم نے اس فنانس ایکٹ میں کوئی ترمیم نہیں کی، ہمیں معلوم ہے کہ کوئی منی بل اس ہاؤس میں نہ آئے گا اور نہ originate ہو گا۔ ہم یہ جانتے ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ منی بل کے ذریعے سے بہت سارے عام قوانین کے چند پہلوؤں پر ترامیم ماضی میں ہوئی ہیں جس میں ٹیلی فون اینڈ ٹیلی گراف ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے postage کے ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے، Jariff Commission کے ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے اور بہت سارے قوانین میں ترامیم کی گئی ہیں، لیکن ان کی

[Prof. Khurshid Ahmad]

وجہ سے وہ اصل قوانین جو ہیں وہ منی بل نہیں بن جاتے ہیں۔ ہمارا جو بنیادی نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ جہاں تک زکوٰۃ اور عشر آرڈی ننس کا تعلق ہے، یہ ایک عبادت سے deal کرتا ہے، اس کا اپنا ایک نظام ہے، اس کی شرح کو کوئی حکومت نہیں بدل سکتی ہے، جو اس کی شرح ہے وہ شریعت نے مقرر کر دی ہے، اس کی حیثیت صرف ایک امانت کی ہے کہ یہ نظام ہم نے بنایا ہے تاکہ عوام سے زکوٰۃ لے کر مستحقین تک پہنچا دیں، نہ اس کے اخراجات بدلے جا سکتے ہیں، نہ اس کی شرح میں تبدیلی کی جا سکتی ہے، نہ اس کے character کو بدلا جا سکتا ہے، اور اس بنا پر یہ ایک منی بل نہیں ہے، ہم جو ترامیم لائے ہیں وہ فنانس ایکٹ میں نہیں لائے ہیں، ہم ترامیم original Ushr and Zakat Ordinance میں لائے ہیں جس کو کسی بھی by stretch of imagination ایک منی بل قرار نہیں دیا جا سکتا اور جس کے بارے میں کسی نے بھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ منی بل ہے۔ منی بل کا certification اگر ہوا ہے تو صرف اس فنانس ایکٹ کے بارے میں ہوا ہے، جو پچھلے جون میں قومی اسمبلی نے پاس کیا تھا۔

جناب والا! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مولانا کوثر کو پیش کیا گیا ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ اور عشر کے بارے میں کوئی فتویٰ دیا ہے یا نہیں لیکن کول کی جو مطبوعہ کتاب میں نے پڑھی ہے، اس میں زکوٰۃ اور عشر کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہے، اور ہم یہ توقع بھی نہیں رکھتے کہ وہ اس مسئلہ پر کوئی بات کہیں گے۔ رہی منی بل کے کریکٹر کے بارے میں کول کی رائے تو اس سے ہم بھی واقف ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ زکوٰۃ اور عشر پر لاگو نہیں ہوتی۔ اس لئے جناب والا! اس مسئلہ کو confuse نہ کیا جائے۔ اگر پچھلے فنانس ایکٹ میں کوئی غلطی بھی ہوئی ہے، تو ایک بالکل الگ مسئلہ ہے اس وقت ہم اس پر بحث نہیں کر رہے ہیں اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کو ہم نے وہاں بھی challenge کیا ہے اور کورٹ میں بھی challenge کیا

ہے، یہاں جس چیز کو ہم زیر بحث لائے ہیں، وہ زکوٰۃ اور عشر آرڈی ننس ہے اور اس آرڈی ننس کو کسی نے نہ منی بل قرار دیا ہے اور نہ ہی اس کے اوپر کوئی legal opinion ہے، نہ constitutional opinion ہے۔ نہ نیشنل اسمبلی کا اس پر کوئی فیصلہ ہے۔ اس بنا پر ہم اس بات کے مجاز ہیں کہ ہم اس کو ہاؤس میں لائیں اور میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ہمیں اس کو ہاؤس میں پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب احسان الحق پراچہ: شکریہ، جناب چیئرمین، جو amendment اب propose کی گئی ہیں کہ ہو بہو comma, full stop تک وہی amendments جو فنانس بل کے ذریعہ نیشنل اسمبلی نے کی ہیں، ان کو پروفیسر صاحب reverse کرنا چاہتے ہیں جو کہ نیشنل اسمبلی نے amendments پاس کی ہیں، ان کو ہو بہو، بالکل اسی طرح reverse کرنا چاہتے ہیں اور ان کا reversal کرنے سے مقصد یہ ہے کہ فنانس بل جو کہ ہم نے پاس کیا تھا as a Finance Bill اس کو اس طریقے سے deal کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بے شک ان ترامیم کو دیکھ لیں جو کہ آپ کے پاس ہیں، جو ترامیم نیشنل اسمبلی نے کی ہیں، من وعن ان کو سینیٹ کے ذریعہ سے reverse کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اصل میں پراچہ صاحب بات یہ نہیں ہے کہ وہ ترامیم reverse ہو رہی ہیں یا further amendment ہو رہی ہے، اب بات تو basic یہ ہے کہ اس بل کو کیسے treat کیا جائے۔

جناب احسان الحق پراچہ: میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس بل کو differentiate کرنا چاہتے ہیں اس بل سے جو کہ نیشنل اسمبلی نے پاس کیا ہے، میں صرف آپ کے نوٹس میں یہ بات ہی لانا چاہتا تھا کہ یہ وہ amendments ہیں جو کہ نیشنل اسمبلی نے as a Finance Bill پاس کی تھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہاں پر تو problem یہ ہو رہی ہے کہ سینیٹ

[Mr. Deputy Chairman]

میں فنانس بل آ نہیں سکتا کہ اس کو discuss کریں۔ National Assembly has got the power

جناب احسان الحق پراچہ : میں اسی کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ it was treated as a Finance bill

جناب اعتزاز احسن : جناب والا ! اگر مجھے اجازت ہو تو میں ایک چیز عرض کروں ......

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی فرمایئے۔

جناب اعتزاز احسن : کہ میں پروفیسر خورشید صاحب سے بصد احترام عرض کروں گا کہ وہ ایک نہ ایک confusion ڈال دیتے ہیں، بظاہر ان کی بات بڑی مدلل ہوتی ہے لیکن اس میں ایک ایسا سقم ہوتا ہے، اور اس میں وہ اپنے مقاصد مخفی رکھتے ہیں لیکن اگر اسے ذرا تھوڑا سا کریدا جائے، تھوڑا سا چھیلا جائے تو یہ سقم صاف نظر آ جاتا ہے، میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ پہلے کسی نے کیا کیا اور آئین کی دھجیاں کس نے بکھیریں اور میں اس بات پر بھی نہیں جاتا ہے کہ پروفیسر صاحب کس آئین کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے وزیر کس دور میں رہے .....

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کہہ بھی جاتے ہیں اور ساتھ کہہ رہے ہیں کہ کہنا بھی نہیں چاہتا۔

جناب اعتزاز احسن : میں جناب نہیں کہتا ...... لیکن میں سیدھا اس issue پر آتا ہوں ..... سیدھا ....

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں اس پر ایک دو لفظ کہتا ہوں، ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہ پڑے، چہ جائیکہ ہم اس پر further کارروائی کریں، ہم سب آپ، پراچہ صاحب، پروفیسر صاحب اور میں مل بیٹھ کر چیمبر میں اس کی ساری technicalities کو دیکھ لیتے ہیں، اس کے بعد جو مناسب ہوگا وہ کریں گے کہ آیا ہاؤس میں لانا ہے یا نہیں۔

جناب اعتزاز احسن : میں جناب ایک آدھ بات عرض کر دوں ....

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! آپ کی تجویز بعینہٖ وہی ہے جو کہ اس سے دو ماہ پہلے وسیم سجاد صاحب نے پیش کی تھی، اسی لئے ہم نے دو مہینے انتظار کیا، لیکن اس حکومت کا عجیب معاملہ ہے کہ ان دو مہینوں میں کسی وزیر نے ہم سے contact نہیں کیا، کسی نے ہم سے کوئی میٹنگ نہیں کی نتیجتاً ہم دو ماہ انتظار کرنے کے بعد اس کو ایوان میں لائے ہیں، اور آج پھر وہی بات سامنے آ رہی ہے ۔

جناب اعتزاز احسن : جناب چیئرمین ! اگر مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں ۔ آپ نے مجھے فلور عطا فرمایا تھا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی، بالکل فلور آپ کے پاس ہے ۔

جناب اعتزاز احسن : میں صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ چیمبر میں آنے کے لئے جب آپ فرمائیں گے ہم آنے کے لئے تیار ہیں، اگر وسیم سجاد صاحب چیئرمین نے ہمیں نہیں بلایا تو اس میں ہمارا قصور نہیں، خبر نہیں کہ پروفیسر صاحب کو ہر بات ٹیڑھی کیوں نظر آتی ہے ۔ اب میں یہ عرض کروں کہ سیدھی سی بات ہے، یہ بات ٹیڑھی نہیں ہے ....

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے پڑھ لی ہے، آپ اس کو چھوڑیں ۔

جناب اعتزاز احسن : ذرا اس سے پہلے بھی دیکھ لیں،

جناب ڈپٹی چیئرمین : بابا، وہ پڑھ لی ہے، اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں ۔

جناب اعتزاز احسن : سر آرٹیکل ۷۳ ....

جناب ڈپٹی چیئرمین ! that is right یہی میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اسے ادھر نہ پڑھیں، وہاں چیمبر میں بیٹھ کر پڑھ لیں گے، پروفیسر صاحب بھی پڑھ لیں گے، آپ بھی پڑھ لیں گے ۔

جناب اعتزاز احسن : یہاں پڑھا تو کیا پروفیسر صاحب شرمندہ ہو جائیں گے.....

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی بھی شرمندہ نہیں ہوتا، یہ ایک آئین اور رول کی بات ہے۔

جناب اعتزاز احسن : جناب پڑھنے تو دیجئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اعتزاز صاحب۔

جناب اعتزاز احسن : باقی بھی بہت سارے سینیٹرز ہیں، ان کو بھی معلوم ہو، ہاؤس کو معلوم ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا ہم یہاں ایک دوسرے کو شرمندہ کرنے آتے ہیں۔

جناب اعتزاز احسن : کہ ہمارا موقف غلط نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اسی لئے کہا نہ وہاں سب بیٹھ کر اس کو sort out کر لیں گے۔

Mr. Chairman: He has got the floor. Let Aitzaz Ahsan first finish then I will give you the floor.

جناب اعتزاز احسن : ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے چیمبر میں آنے پر، آپ وہاں ہمیں بلائیں تو اس سے ہماری اور زیادہ عزت افزائی نہیں ہو سکتی لیکن یہ عرض کروں گا کہ اتنا clear issue اگر confuse کیا جائے، یہاں جو ممبر بیٹھے ہیں ان تک ہمارا موقف نہ پہنچے، تو یہ سمجھا جائے گا کہ گورنمنٹ شاید اس سینیٹ کے استحقاق کو violate کر رہی ہے یا وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم جیسے کوئی چیز یہاں سے چھین کر لے جا رہے ہیں، بھئی، ایک آئین ہے، جو حق اس سینیٹ کے ممبران کا ہے۔ ان کو دیں گے۔ سب کچھ یہاں debate ہونا چاہیے، وہ یہاں debate کریں۔ وہ قوانین ہم کو یا ہمیں بولنے کا موقع ملے یا نہ ملے، آپ پاس کریں، آپ اس پر ووٹ کریں لیکن.....

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> :..... فنانس بل کو ہاتھ نہیں لگانے دیں گے۔

<u>جناب اعتزاز احسن</u> : سر، فنانس بل ہی نہیں۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : وہی کہہ رہا ہوں کہ فنانس بل کو ہاتھ نہیں لگانے دیں گے.....

<u>جناب اعتزاز احسن</u> : فنانس ایکٹ ہی نہیں۔

any matter which amounts or is in substance a Money Bill regardless whether it is a part of the Finance Bill or not.

Mr. Deputy Chairman: I know. The Senate is not supposed to discuss any of the Money Bill in this House but what they are trying to have that, let us amend the Constitution and have a Money Bill also in the Senate, this is what they are trying.

(interruption)

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : اس کے متعلق کچھ کہہ دیں انہوں نے کو تسلی دلا دیں کہ آپ کوئی amendment لائیں گے تو یہاں بھی منی بل آنا شروع ہو جائے گا، اس قسم کی کوئی وضاحت کر دیں .....

<u>جناب اعتزاز احسن</u> : میں اس پر عرض کروں کہ اس میں ایک wisdom ہے، اس میں ایک wisdom ہے، اس میں یہ wisdom صرف یہ نہیں ہے کہ یہ صرف پاکستان میں ہے اور پاکستان میں ایوان بالا کو اس بات سے محروم کیا گیا ہے بہت سی چیزوں سے ایوان بالا محروم ہے۔ Judicial Verdict پاس کرنے سے محروم ہے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے۔ یہ آئین کی wisdom ہے۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : اب آپ طعنے تو نہ دیں۔ ایک تو آپ کچھ دے نہیں رہے اور اوپر سے لوگوں کو طعنے بھی دے رہے ہیں۔ یہ تو زیادتی ہے۔

<u>جناب اعتزاز احسن</u> : نہیں جناب ہم احترام کرتے ہیں..... ہم احترام

[Mr. Aitzaz Ahsan]

کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا شریعت بل پاس ہو رہا تھا ہم میں سے کسی نے کوئی بات نہیں کی باوجود اس کے ......

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس لئے کہ آپ کے ڈاکٹر صاحب نے کہہ دیا کہ وہ آئین میں ہے کہ ہم بھی چاہتے ہیں۔

جناب اعتزاز احسن: باوجود اس کے کہ ایسی clauses آج سینیٹ نے پاس کی ہیں جو کہ براہ راست آئین سے متصادم ہیں .....

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا نہیں ہوں گی انشاء اللہ، اعتزاز صاحب! اس پہ کچھ کہیں پھر اس کا یہی ہوا کہ میرے خیال میں کہ بیٹھ کر چیمبر میں اس کو discuss کرتے ہیں میں پروفیسر صاحب سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ اس کو آج ڈیفر کرتے ہیں۔ جی پروفیسر صاحب۔

جناب اعتزاز احسن: جناب بات یہ ہے کہ ایک بنیادی اصول ہے کہ جو بات براہ راست نہ کی جا سکتی ہو وہ بالواسطہ بھی نہیں کی جا سکتی۔ Anything that cannot be done directly cannot be done indirectly

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر بیٹھ کر amicably اس کو table پر sort out کیا جا سکتا ہے تو......

جناب اعتزاز احسن: یہاں کیوں نہیں amicably ہو سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب کو کیا امر مانع ہے یہ تسلیم کرتے ہوئے آئین کی بات کہ وہ وہاں اگر تسلیم کریں گے اور یہاں نہیں کریں گے فراخدلی ہونی چاہیئے وسیع النظری ہونی چاہیئے۔ آئین کی بالادستی ہونی چاہیئے اس میں کیوں، اس میں کیا فرق ہے آپ اس کو دیکھیں اس پہ بحث کرتے ہیں پھر اس پر فیصلہ کرتے ہیں۔ چیمبر میں، میں نے پہلے عرض کیا کہ ہمیں اعتراض نہیں ہے خدانخواستہ جب آپ کہیں گے ہمارے لئے فخر اور عزت کا ہے آپ ہمیں اپنے چیمبر میں بلائیں اور وہاں پروفیسر صاحب بھی ہوں تو ماحول یقیناً بہتر ہوگا، اچھا ہوگا۔ لیکن بات یہ ہے کہ ایک

چیز جس کا اختیار ہی نہیں ہے یہ کیسی نظیر بن سکتی ہے.....

اسی have پر پہلے پریویلج موشن ہوا تھا اور اس کی رولنگ غالباً ہے اور وہ پریویلج موشن یہی تھا کہ یہ چیز، یہ قانون جو منی بل گورنمنٹ نے move کیا ہے زکوٰۃ و عشر سے متعلق نیشنل اسمبلی میں، اور جس کے بارے میں نیشنل اسمبلی نے فیصلہ دیا ہے اور ایک رائے دے کر اس کو پاس کیا ہے وہ منی بل نہیں تھا۔ سینیٹ کو اختیارات سے محروم کیا گیا اور اس کی رولنگ ہے اس بات پہ فیصلہ ہو چکا ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اعتزاز احسن صاحب کا جو چیلنج ہے، آرٹیکل (۲) (۱) ۷۳ کو accept کرنا چاہیئے اور یہ ثابت کریں آپ ایک کمیٹی بنا دیجئے 73(1) is governed by (۲) ۷۳ اگر (۲) ۷۳ میں کہیں بھی زکوٰۃ و عشر کا ذکر کسی طرح بھی ٹیڑھا میڑھا کر کے بھی لے آئیں یہ ثابت کر دیں تو ہم اس بات کو بالکل مان جائیں گے، کہ (۲) ۷۳ میں پروویژن ہے کہ زکوٰۃ عشر کو جس طرح انہوں نے توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے وہ صحیح ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ منی بل پہ ہم بحث نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی ہم مانگ رہے ہیں کہ وہ ہو اور آپ فرما رہے تھے کہ یہ ہمیں کچھ دے دیں ہمیں کوئی ضرورت نہیں اس کا طریقہ اور ہے سوال زکوٰۃ اور عشر کا ہے Concurrent List میں آرٹیکل نمبر ۴۰ کے نیچے صاف دیا ہوا ہے زکوٰۃ Concurrent List کے آئٹم میں، کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کہ وہ منی بل کے تحت آئے۔ اگر انہوں نے غلطی کی اور منی بل کر اس طرح amend کیا وہ نیشنل اسمبلی نے پاس کر دیا۔ اسے ہم نے چیلنج کورٹ میں کیا ہوا ہے وہ فیصلہ کرے گی۔ سوال صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ اور عشر کا آرڈیننس یہاں discuss ہو سکتا ہے یا نہیں؟ میں اس ترمیم کی بات نہیں کر رہا زکوٰۃ اور عشر کا آرڈیننس بالکل discuss ہو سکتا ہے اس واسطے کہ آرٹیکل (۲)

[Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir]

۷۳ کے تحت کسی طرح بھی آپ نہیں لا سکتے..... لہٰذا کمیٹی بنا دیجئے

وہ.....

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ بھی صحیح ہے جنرل صاحب! ایک گزارش کروں کہ اس میں ایک complication یہ آرہی ہے کہ اسی نوعیت کے بل پر سپیکر صاحب نے فیصلہ دیا ہے اور انہوں نے اسے منی بل ثابت کر کے صدر کا consent لیا ہوا ہے۔ میں اسی لئے ان سے چیمبر میں گزارش کر رہا ہوں اس میں چونکہ صدر صاحب کا وہ consent involve ہو رہا ہے اور سپیکر صاحب نے اس پر رولنگ بھی دی ہے تو اس کو وہاں بیٹھ کر sort out کر دیں۔ اس لئے آج ڈیفر کرتے ہیں۔ یہ میں ان سے گزارش کر رہا ہوں.....

جناب اعتزاز احسن: میں جناب کے اور سینیٹ کے فاضل ممبران کے نوٹس میں لانے کے لئے یہ ایک پیراگراف پڑھ دوں یہ رولنگ ہے چیئر کی اسی معاملے پر

"I take the word 'final' to mean that such determination is final as fa as the Parliament is concerned and as far as the President is concerne who is required to give his assent to the Money Bill under sub-articl (5) of Article73. In my view, sub-article (4) is a bar in my way a Chairman of the Senate to re-open determination by the Speaker. Th need for amity between the members of the two Houses of Parliamen and respect for the other House of Parliament also leads me to th conclusion that I should treat the determination by the Speaker of th National Assembly as final for these purposes."

Now, this is on the Zakat and Ushr Ordinance. On that, there is ruling by the Chair.

Mr. Deputy Chairman: Dr. Noor Jehan Panezai Sahiba on point of order.

(nterruption)

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جی سب سے پہلے آپ کو میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ زکوٰۃ اور عشر جو عبادت کا ایک حصہ ہے اور انہوں نے یہ غلطی کی ہے کہ اسے ٹیکس میں شامل کر دیا ہے اب جب کہ ان کو ایک صحیح راستہ بتا رہے ہیں تو وہ اس کو جھٹلا کیوں رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب وزیر صاحب فرما رہے تھے کہ سینیٹ کو بڑی چیزوں سے محروم رکھا گیا ہے تو بات یہ ہے کہ سب سے پہلے تو وزیروں کے دیدار سے محروم رکھا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحبہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ پہلے تو وہ یہ بتائیں کہ زکوٰۃ و عشر جو عبادت کا حصہ ہے انہوں نے اسے ٹیکس میں کیسے شامل کر لیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : اچھا جی۔ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب پروفیسر صاحب نے جب اس ترمیم کو پیش کرنے کی اجازت طلب کی تھی تو اس ہاؤس نے اُن کو اجازت دے دی یہ وزراء جو اس وقت آئین کو پیش کر رہے ہیں یہ اس وقت تشریف فرما رہے انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کے بعد جب انہوں نے بل پیش کرنے کی اجازت چاہی اور فیصلہ ہوا کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیا جائے جب یہ فیصلہ ہو گیا تو اب یہ بحث کیسے ہو رہی ہے میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ یہاں بیٹھے ہوئے تھے یہ خاموش تماشائی کیسے بنے رہے.....

جناب ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب کچھ تھوڑی سی misunderstanding ہو گئی اُن سے پوچھا نہیں گیا تھا۔

Whether they want to oppose it or not?

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہاں پر وزیر داخلہ صاحب اور
Treasury Benches پورے مسئلے کو اس طریقے سے پیش کر رہے ہیں
جیسے کہ یہ ایک ~~established fact~~ ہے کہ یہ زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس
فنانس بل کا حصہ ہے، منی بل کا ایک حصہ ہے۔ ہم اسی بات سے اختلاف
کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کسی طرح بھی فنانس بل کا
حصہ نہیں ہے یہ اتنی واضح بات نہیں ہے کہ یہ یہاں کہہ دیں کہ یہی آپ
رولنگ دے دیں کہ یہ بل یہاں پیش نہیں ہو سکتا۔ اتنی واضح یہ نہیں
ہے......

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس لئے میں ڈیفر کر رہا ہوں.....

قاضی حسین احمد: اسی لئے میں کہتا ہوں جناب والا! کہ آپ یا اس
کی اجازت دیں اور جب یہ بل زیر غور آئے گا تو اس پہلو پر بھی بات ہو جائے
گی اور یا پھر دو مہینے کا جو ان کو وقت دیا گیا تھا اس کو avail کرنا چاہیئے
تھا اگر انہوں نے نہیں کیا تو اس فلور پر یہ پہلو بھی زیر غور آ سکتا ہے کہ اس کو
اتنا established fact لینا، اور اس کو ایک حقیقت سمجھ لینا کہ یہ تو بالکل
فنانس بل کا ایک حصہ ہے اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ اس
لیے آپ رولنگ دے دیں میں کہتا ہوں یہ ان کی زیادتی ہے اس طرح ان
کو نہیں deal کرنا چاہیئے اور انہیں موقع دینا چاہیئے اس ہاؤس کو کہ اس
پہ اپنی رائے دیں۔ شکریہ!

جناب اعتزاز احسن: جناب بے شک رائے لی جائے۔ مجھے اس پر اعتراض
نہیں۔ سب سینیٹرز صاحبان رائے دیں۔ جمہوریت ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی
جب جناب کی رولنگ کا موقع آئے گا میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ رولنگ
میں اس لئے کہتا ہوں کہ یہ definitive ہے، ورنہ اس ایوان کا وقت ضائع
ہو گا اور سینیٹرز کا وقت ضائع ہو گا اور جناب کا بھی۔ کیوں؟ اس لئے کہ ایک

رولنگ اسی معاملہ پر آ چکی ہے۔ ہمارے خلاف بھی تو رولنگز دی گئی ہیں۔ ہم نے اعتراض نہیں کیا کہ کیوں رولنگ یہاں دی جاتی ہے۔ چیمبر میں جا کر رولنگ دی جائے جناب۔ یہ بات اگر clear ہے۔ اور یہ یہاں clear ہے۔ سینیٹ کے چیئرمین کی رولنگ ہے کہ اس معاملہ پر اس ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی۔ ہم اس پر کیوں رولنگ سے روگردانی کریں۔ کیوں ہم اس سے انحراف کریں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ رولنگ پڑھ دوں۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شاہ صاحب یہ ساری بات میرے نوٹس میں ہے۔ اس رولنگ کے تحت اس بل کو یا تو ایوان میں آنا نہیں چاہیئے تھا.....

جناب اعتزاز احسن: جی آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جب یہ ایوان میں آگیا ہے تو ایک situation تو create ہو گئی ہے۔

جناب اعتزاز احسن: جناب میں عرض کروں۔ چاہے یہ ایوان میں آجائے ایوان میں اگر آ بھی جائے۔ ایوان میں خواہ اعتراض ہو یا نہ ہو۔ جس وقت آئین کا حوالہ دیا جائے گا اور POINT OUT کیا جائے گا کہ یہ رولنگ موجود ہے.....

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب interpretation کی بات آ گئی ناں۔

جناب اعتزاز احسن: نہیں کوئی interpretation کی بات نہیں ہے۔ اگر اختیار نہیں ہے۔ اس رولنگ کے تحت اختیار نہیں ہے۔ اب جس وقت یہ رولنگ آپ کو پوائنٹ آؤٹ کر دی جائے کہ ایسا کوئی اختیار ایوان کو نہیں دیا۔ یہ اس آئین کے مطابق ہے۔ اس میں interpretation کی اب بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ رولنگ کس کی ہے؟

جناب اعتزاز احسن: یہ رولنگ وسیم سجاد صاحب کی ہے۔ اسی معاملے

[Mr. Aitzaz Ahsan]

پر، اسی فنانس بل پر، اسی فنانس ایکٹ پر اور میرے خیال میں تحریک پیش بھی پروفیسر خورشید صاحب نے غالباً کی تھی۔ اب وہ جو چیز براہ راست نہیں کر سکے وہ بالواسطہ کرنا چاہتے ہیں لیکن آئین کا تقاضا پھر بھی وہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابھی کچھ نہیں ہو رہا شاہ صاحب آپ حوصلہ رکھیں۔ طارق چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر فلور مانگ رہے ہیں۔ جی طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے وزیر موصوف اس رولنگ کو mis-quote کر رہے ہیں۔ غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے۔ اگر ان کو کوئی شک ہے۔ ہم تو یہ چیلنج کرتے ہیں کہ یہ منی بل کا حصہ ہی نہیں ہے۔ اور اسی بنیاد پر ہم عدالت میں گئے۔ اس ایوان کا اپنا ایک استحقاق ہے۔ ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق پاس کریں گے اور اگر اس کے بعد ان کو شک ہو تو یہ بھی عدالت میں چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ صحیح ہے۔ لیکن پروفیسر صاحب میری درخواست یہ ہے کہ پہلے آپ سب اس کو ایک مرتبہ ایوان سے باہر discuss کر لیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب وزیر داخلہ نے قانون کا مذاق اڑایا ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ڈاکٹر صاحب ان کے پاس فلور ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He has admitted himself, it has gone to the Court, therefore, it is a subjudice matter.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں جانتا ہوں جناب۔ اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے۔ آپ تشریف تو رکھیں۔ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں پورے ادب سے عرض کروں گا۔ مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے اس بات پر کہ ایسے لائق وکیل جب ایسی بودی باتیں کرتے ہیں

اور جو بحث اسی ایوان میں ہوئی ہے اسے غلط quot کرتے ہیں۔ رولنگ اس ایوان کے سامنے آئی ہے۔ اور وہاں issue فنانس بل تھا۔ وہاں ایشو یہ نہیں تھا کہ زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈیننس ایک منی بل ہے یا نہیں۔

Mr. Aitzaz Ahsan: It was. I will read it and I must read it now and it must be read. Aspersions have been cast, I repeat aspersions have been cast, I want to read this.

پروفیسر خورشید احمد: اس ایشو پر کوئی رولنگ نہیں ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں جو رولنگ دی گئی ہے وہ اس مسئلے کے بارے میں ہے کہ جو certification سپیکر نے فنانس بل پر کیا ہے وہ فنانس بل ہے یا نہیں اور اس کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ وہ فائنل ہے اور ہم اس معاملے میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ یہ بات کہ زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈیننس ایک منی بل ہے یا نہیں اس پر نہیں۔ زکوٰۃ و عشر کا مسئلہ دستور کے تحت آرٹیکلز ۷۱، ۷۲، ۷۳ میں money matter نہیں ہے، یہ بالکل ایک الگ چیز ہے۔ اور ہمارا موقف اس بل کے لانے میں بعینہ یہی ہے۔ یہ دو issues کو confuse کر رہے ہیں۔ اور + × × × × × × × × × × × ×

بار بار یہ الفاظ استعمال کر کے کہ میں دستور کو پڑھ دوں، دستور کو پڑھ دوں۔ وہ ساری چیزیں ہم نے پڑھی ہیں۔ اسی ایوان میں پڑھی ہیں۔ بار بار پڑھی ہیں آج یہ آپ پر نازل نہیں ہوئیں۔ وہ چھپی ہوئی موجود ہیں۔

قاضی عبداللطیف: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب اعتزاز احسن: میں یہ پڑھنا چاہوں گا یہ بالکل غلط بیانی ہے پروفیسر صاحب کی۔

× × × × × × × × × × × × × +

+ یہ الفاظ بحکم جناب ڈپٹی چیئرمین حذف کیے گئے۔

جناب اعتزاز احسن : مجھے موقع دیں میں دو پیرا گراف پڑھ دوں ۔
جناب ڈپٹی چیئرمین : نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ نماز کے بعد آپ کو فلور دوں گا۔ بیس منٹ کے لئے نماز کے لئے وقفہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوبارہ ملیں گے ۔

[The House adjourned for Prayers]

[The House reassembled after interval with Mr. Deputy Chairman, Syed muhammad Fazal Agha, in the Chair].

Mr. Deputy Chairman: Mr. Aitzaz Sahib, you wanted to read out something.

Mr. Aitzaz Ahsan: I wish Mr. Chairman, first of all to clear my name of the calumny and aspersions that the learned Senator, Prof. Khurshid has directed towards me. He has said and unfortunately tried to say it with great force and without any reservations that the ruling that I was referring to was not about the Zakat and Ushr Ordinance but was about and only about the Finance Bill and the Finance Act. Mr. Chairman, a greater wrong, a greater mis-statement, a greater falsehood has perhaps not been spoken from the floor of this House and I refer to that ruling because Mr. Chairman, this is a matter of record. and it is a matter of the record of this very House and it is a matter also of recent record and recent memory and I am amazed that Prof. Khurshid Ahmed who himself was the mover of that motion should so misrepresent the proceedings and the record of the House on the floor of the House so as I submit to be a breach of privilege of the House and he does so, I submit with respect Mr. Chairman an apology to the House. I read from the ruling Mr. Chairman. This is by the Chairman. It is the proceedings of 5th of October:

> "Now before we finish the day's work there is one reserved ruling which was in connection with the Zakat and Ushr Ordinance which I would like to announce today.
>
> Honorable Senators Mr. Ahmedian Soomro, Prof. Khurshid Ahmed, Qazi Abdul Latif, Mr. Muhammad Tariq Chaudhry, Syed

Faseih Iqbal and Maulana Sami-ul-Haq have sought leave to raise a question of privilege........."

And then he goes on and what do they contend? It seeks to amend the Zakat and Ushr Ordinance on the ground that it has deprived the Senate of Pakistan of its powers to participate in the passing of such laws in violation of the Constitution. It is contended (by the movers and Prof. Khurshid was one of the movers Mr. Chairman) that by the classification of this law as a Money Bill the jurisdiction of the Senate of Pakistan has been unlawfully excluded...."

Now the issue, therefore, was Mr. Chairman, whether the National Assembly in taking upon itself the exclusive right to determine and to pass on or to amend the Zakat and Ushr Ordinance had deprived the Senate of any jurisdiction or did the Senate has jurisdiction to determine and to discuss the Zakat and Ushr Ordinance under the provisions of the Constitution that have been referred.

".....It is also submitted that this has been done in a deliberate manner to exclude the Senate from playing its role as one of the two House of Parliament in the country. The honorable Senators have argued that the amendments made to the Zakat and Ushr Ordinance do not have any financial implications in and outside the scope of a Money Bill as contemplated by sub-article (2) of Article 73 of the Constitution. It has been argued by the movers that the Zakat and Ushr can not be described as taxes as ordinarily understood. A tax is a levy which is compulsorily imposed by the government to meet its revenue requirements. Once a tax is collected the government is not obliged to issue the revenue for any particular purpose and may use the same for any of the purposes for which permission may be granted by the National Assembly. On the contrary Zakat and Ushr are religious obligations and the rate at which it may be levied and the use to which it may be put have been clearly laid down. The money collected on account of Zakat and Ushr is in fact the trust which the government is to use in the manner permitted by the Shariah. Prof. Khurshid Ahmed has dealt with the matter at same length. He has drawn my attention to the amendments made in the Zakat and Ushr Ordinance..........."

[Mr. Aitzaz Ahsan]

And Prof. Khurshid today says that 'I have committed a false-hood' when referring to this ruling as applying to the Zakat and Ushr Ordinance.

".....These amendments appeared to be of administrative nature. By one of these amendments a change is being made in the qualification of the Chairman of the Council who under the old law had to be a person who is or has been a Judge or an adhoc Judge of the Supreme Court to be nominated by the President in consultation with the Chief Justice of Pakistan. It is now being proposed that a person who is qualified for appointment as such Judge namely an advocate of the High Court with fifteen years standing would also be eligible to be appointed as Chairman of the Central Council.

The other amendments are primarily intended to vest control over Zakat and Ushr Fund in the Federal Government instead of the Provincial Government and the Provincial Zakat Councils. It is also argued that if these amendments are examined in detail they would not be covered by the definition of a Money Bill as given in sub-article (2) of Article 73 of the Constitution. Mr. Javed Jabbar has opposed..........."

I would not go into that. I wanted to point out not only that this ruling was in relation to the Zakat and Ushr Ordinance but that Prof. Khurshid Ahmed in this very recent debate played a moving and a major role and in fact concretized the issue, as applying to the Zakat and Ushr Ordinance alone. Today, therefore, Mr. Chairman, when he stood up and said that 'I was lying' because I was referring to this ruling as having referred to and being relevant to the Zakat and Ushr Ordinance. Mr. Chairman, I say that Prof. Khurshid at that point was lying. I just say one or two other words, Mr. Chairman, as I said there is a wisdom. to it, and this is the practice of all parliaments as S.S. More says in his book on 'Practice and Procedure'.

It is not unique to this country, Mr. Chairman.

"All the Lower Houses of the dominions following the example of

the House of Commons have asserted and acquired this right in money matters. The Upper Chamber and the Counsel of State like the House of Lords was not even to discuss money matters".

Not even to discuss money matters. And this, Mr. Chairman, flows out of the scheme of our Constitution. As I said there is a wisdom to it, as I said we do not want to be obstructed, as I said, Mr. Chairman with great respect, when the Shariat Bill was being debated here despite our objections which are on constitutional basis as the clauses being violative of the Constitution, we stood up, we made a request that our amendments may also be considered. You were pleased and in your wisdom, Mr. Chairman, to rule that our request was not permissible. We sat down after that we watched the proceedings. We did not interfere, we did not obstruct but the point is that now the issue before you Mr. Chairman, is not only sanctified and conclusively decided by the Constitution but also on this very issue, on this very issue of Zakat and Ushr Ordinance by a previous ruling dated the 5th October, 1989 by the Chairman of this Senate.

I would submit, Mr. Chairman, as I said earlier it is a privilege, it is a privilege and great honour to be called by you to your Chamber and to be given audience by you in your Chamber, it is a great privilege but I would submit, Mr. Chairman that on this it would be difficult for us to move there, to come there, on this ground because it is not an issue that permits a great deliberation, unless, it is a matter of somebody's ego which I am sure does not, and I hope, it is not, it does not fall within that ambit that it should be necessary for any two people to come to your Chamber to discuss this matter. I would submit, Mr. Chairman, that this discussion, this debate on the Zakat and Ushr Ordinance and amendments proposed here by Prof. Khurshid Ahmed and other learned and very distinguished Senators be ruled out of order. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Prof. Khurshid Sahib, just one clarification, please.

The honourable Interior Minister, Mr. Aitzaz Ahsan, I would like to know the rule under which the Chair can reject a Bill once presented in the House? That is why I asked and requested both

[Mr. Deputy Chairman]

parties from the Treasury Benches and the movers that please do come to the Chamber so that this problem can be solved amicably and we go for all aspects on all technical sides of the Bill. I am sure, the justice will be given, but at this stage, there is no rule, I am not allowed by any rule just straightaway to reject the Bill on the floor of the House. It has never been done so. So, the only remedy left with me which I do not want to use it. That is why I requested that the Minister concerned yourself and both the movers, if the request is accepted, come to the Chamber and we will sort it our there.

Mr. Aitzaz Ahsan: We agree Mr. Chairman, may I just submit that the rules apply to the area within the jurisdiction and the authority of the Senate, it does not ....

Mr. Deputy Chairman: I have to take the sense of the House.

Mr. Aitzaz Ahsan: Right. **Mr. Chairman:** supposing this Senate or the National Assembly were to be burdened with a Bill which is exclusively in the jurisdiction of the provinces, it is an exclusively provincial subject. The rules do not apply to that at all. It is then the Constitution which will take over. The rules apply and regulate the procedure that must be within the area and ambit of the authority of the House. What I am submitting here is that this is not within the area and ambit of the House, therefore, this cannot be discussed and this point has been brought to your notice earlier.

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: I am not allowing any discussion on this, please. What I am requesting is that kindly come to the Chamber, the government and the movers, we can settle issue there. I am not going to allow any discussion on this.

(interruption)

Mr. Aitzaz Ahsan: If, Mr. Chairman, no discussion is being

allowed on this in the House which is our main contention, it will be our privilege to come to the Chamber.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! جہاں تک آپ کی اس تجویز کا تعلق ہے۔ ہم نے ماضی میں بھی اس نوعیت کی ہر تجویز کا خیر مقدم کیا ہے اور ہم اب بھی اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن یہ میرا حق ہے کہ میں یہ بات کہوں کہ محترم وزیر داخلہ عادی ہیں اپنی حدود سے تجاوز کرنے کے۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: مجھے بات کہنے دیجئے point of personal explanation اس لئے کہ انہوں نے جو بات کہی ہے اس کے جواب میں میرا بھی حق ہے کہ میں اپنی بات کہوں۔ وہ irrelevant چیز کو پیش کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اور ایک بات کو پچاس ہزار مرتبہ دہراتے ہیں۔ شاید گوبلز کا جو اصول تھا کہ ایک غلط بات کو بار بار کہے جاؤ تا کہ لوگ اسے ماننے لگیں۔ وہ اس کے بہترین عامل ہیں آج کے دور میں۔

Mr. Aitzaz Ahsan: I object to that.

(Interruptions)

پروفیسر خورشید احمد: میں پورے ادب سے عرض کروں گا کہ میں نے چیئرمین کی رولنگ کا بھی مطالعہ کیا ہے اور میں اس Privilege Motion کا محرک تھا اور بلا شبہ میں نے یہی اعتراض کیا تھا اور میں آج بھی اس چیز پر قائم ہوں کہ زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈی ننس ایک منی بل نہیں ہے۔ جس چیز پر سپیکر نے رولنگ دی ہے وہ یہ ہے کہ وہ فنانس ایکٹ جس کے ذریعے سے زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈی ننس اور چند دوسرے قوانین میں ترمیم کی گئی ہے وہ فنانس ایکٹ ایک منی بل ہے۔ اور چیئرمین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ سپیکر اس معاملے میں فائنل

[Prof. Khurshid Ahmad]

اتھارٹی تھا۔ یہ بات کہے بغیر کہ آیا اس معاملے میں سپیکر نے فی الحقیقت جو بات کہی ہے اور اس پر جو اعتراض قانونی اور دستوری اٹھایا گیا ہے ان کی intergrity کو چیلنج کئے بغیر، انسان سے غلطی ہو سکتی ہے، لیکن اس پر وہ نہیں گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دستور کے الفاظ یہ ہیں۔ ہمیں ان کی بات کو فائنل ماننا پڑے گا اور ہم اسے فائنل مانتے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ ٹھیک ہے آپ اسے عدالت میں چیلنج کر سکتے ہیں اور ہم نے عدالت میں یہ چیلنج کر دیا۔ بار بار زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈی ننس کا نام لینے سے وہ منی بل نہیں بن جاتا یہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔

دوسری بات میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جس wisdom کے بارے میں انہوں نے بڑی روشنی ڈالی ہے کہ Upper House کو بہت بڑی Wisdom ہے کہ اس کو محروم رکھا گیا ہے مالی معاملات سے۔ ان کی معلومات محدود ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انگلستان میں ہاؤس آف لارڈز بھی منی بل پر discussion کر سکتا ہے اور delay. کر سکتا ہے اسے delay کے اختیارات حاصل ہیں۔ ہندوستان میں راجیہ سبھا کو اختیار ہے اس بات کا کہ وہ منی بل پر discussion کرتا ہے۔ بجٹ وہاں place کیا جاتا ہے۔ اور پندرہ دن تک وہ delay کر سکتا ہے۔ امریکہ میں اپر ہاؤس سینیٹ اسے ویٹو کر سکتا ہے۔ فرانس میں upper House ، جرمنی میں upper House ، دنیا میں کم از کم بارہ ملک ایسے ہیں کہ جہاں uper House میں یا بجٹ پیش کیا جاتا ہے یا بجٹ ڈسکس کیا جاتا ہے اگر ان کو اس کی معلومات نہیں ہیں تو وہ More کی کتاب کا حوالہ دے کر ہمیں مرعوب نہ کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے کیا اختیارات ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں Upper Chambers کو کیا کیا اختیارات حاصل ہیں۔ اس لئے میں پورے ادب سے عرض کروں گا کہ جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے ہم ہمیشہ بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دو مہینے انہوں نے ضائع کر دیئے۔

ٹھیک ہے اگر آئندہ بات کرنے کے لئے تیار ہیں تو بلائیے ہم کریں گے۔ لیکن زکوٰۃ اینڈ عشر آرڈیننس پر اس ایوان کو اختیار ہے اور اس میں جو آپ سے بار بار رولنگ لینے کی یہ بات کر رہے ہیں۔ یہ قطعاً اس کا استحقاق نہیں رکھتے۔ یہ اس ایوان کا استحقاق ہے کہ وہ کوئی بل پیش کرنے کی اجازت دے یا نہ دے۔ یہ رولز کہتے ہیں۔ شکریہ!

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sher Afgan.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, Sir Article 73 starts with what:

"Notwithstanding anything contained in Article 70".

This is sufficient. He is the reply.

جناب اعتزاز احسن : آگے بھی اسے پڑھ دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : آگے میں نہیں پڑھتا اس لئے کہ

He is a much more learned person. that is the reason that nothing has been given in the Rules of Procedure.

....."not permitting anything concerning with the Money Bill and a Money Bill shall originate in the National Assmebly."

جناب ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحب میرے خیال میں اب یہ معاملہ طے ہو گیا ہے۔ اب انشاء اللہ ہم مل بیٹھ کر اس پر بات کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : نہیں، ہم نہیں بیٹھیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اعتزاز صاحب نے کہہ دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی اعتزاز صاحب۔

[illegible] ......

Mr. Deputy Chariman: They have come to the conclusion of the issue.

(Interruption)

جناب اعتزاز احسن: میں یہ عرض کرتا ہوں۔ It is always....

جناب اعتزاز احسن: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ

(مداخلت)

اخونزادہ بہرہ ور سعید: اگر یہ نہیں بیٹھنا چاہتے تو یہ ایوان میں پیش ہے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ڈاکٹر صاحب آئیں۔ ڈاکٹر صاحب کبھی یہ کوشش نہ کریں کہ ہمارے پاس چیمبر میں آئیں۔ یہ اس چیمبر کی توہین ہے۔ ہم ڈاکٹر کے ساتھ کبھی نہیں بیٹھیں گے۔

Mr. Deputy Chariman: Khan Sahib, I will request your indulgence. What is this? Once the Interior Minister has got the floor then the Members are not supposed to stand on the floor.

جناب اعتزاز احسن: جناب چیئرمین! میں آپ سے اس پر رولنگ نہیں مانگ رہا ہوں کہ کس کس نے اس چیمبر کی توہین کی ہے میں اس پر رولنگ نہیں مانگتا ورنہ شاید میں مانگتا تو بہرہ ور سعید صاحب کا جواب آ جاتا لیکن جناب چیئرمین صاحب میں ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لئے یہ ایک اعزاز ہے یہ ایک Privilege ہے آپ ہمیں بلائیں اور ہم آپ کے چیمبر میں آئیں اس مسئلے پر چونکہ جناب نے یہ رولنگ دی ہے کہ آپ اس پر discussion allow نہیں کر رہے ہم آپ کے چیمبر میں یقیناً تشریف لائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔

قاضی حسین احمد: اس پر جناب چیئرمین discussion allow نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چیمبر میں ~~discuss~~ ~~discussion allow~~ کرنے سے پہلے نہیں کریں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا! چیمبر میں آنے کا فیصلہ تو ہوا لیکن چیمبر میں ہمارے دوست تب آئیں گے جب اس میں شیر افگن نہیں ہوں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، یہ کوئی بات نہیں۔

(مداخلت)

Mr. Aitzaz Ahsan: Then we will also not come.

Mr. Deputy Chairman: Please have your seat, I am not going to accept this condition. This is from the Chair and I am grateful to both the parties because they agreed on this. Thank you very much. Next item No.6, Nawabzada Jahangir Shah Sahib, Mir Nabi Baksh Zehri Sahib and Mr. Zahoor-ul-Haq.

THE CONSTITUTION (AMENDMENT) BILL, 1989.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب عالی! یہ بل میرا اور میر نبی بخش زہری اور بیرسٹر ظہور الحق کا ہے تو وہ حضرات نہیں ہیں، میں اس کو پیش کرتا ہوں آپ کی اجازت سے۔

I beg to move for leave to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan; The Constitution (Amendment) Bill, 1989.

Mr. Deputy Chairman: Is it being opposed?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, we will oppose it definitely.

Mr. Deputy Chairman: Yes, opposed, Yes Nawabzada Sahib.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب چیئرمین صاحب! میرے بل کا مقصد آئین میں ترامیم سے متعلق ہے جو سب سے پہلی ترمیم ہے وہ یہ ہے کہ سابقہ برٹش بلوچستان کو واپس صوبے کی حیثیت دینا جو کہ ہمارے ساتھ سراسر ظلم اور زیادتی ہے اس کے بعد دوسرا آرٹیکل ہے ۴۵، جناب والا! یہ اس ملک میں سراسر ظلم ہے کہ

[Nawabzada Jahangir Shah Jogezia]

باپ کسی کا قتل ہو، بیٹا کسی کا قتل ہو اور وزیر اعظم کو اور صدر کو حق حاصل ہے کہ وہ قاتل کو چھوڑ دیں یہ اسلام کے بالکل منافی ہے اور سراسر ظلم ہے۔ اللہ تعالٰے نے قرآن میں قصاص مقرر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ مقرر کیا ہے کہ اگر مدعی (عاقلہ) اس کو بخشنا چاہے تو بخش سکتا ہے راضی نامہ کر سکتا ہے لیکن یہاں پر یہ ہے کہ جو قاتل جو بدمعاش جو بڑے ڈاکو ہیں ان سب کو چھوڑ دینے کا آپ کو اختیار ہے۔ جبکہ اللہ تعالٰے نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کو کہا ہے، دوسرا آرٹیکل ۱۱۲ ہے جناب یہ پہلے جس وقت میں نے پیش کیا تھا تو جناب وزیر عدل نے یہ اعتراض کیا کہ ہم تو package deal کریں گے تو چنانچہ اس package deal کے لیے میں نے اس کو ملتوی کیا اس کے بعد دوسرا اہم آرٹیکل ۱۹۳ (۱) ہے اس میں یہ ہے کہ جج جس وقت تعینات کئے جاتے ہیں تو اس میں Chief Justice of the province and the Governor of the Province کے مشورے سے کئے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے صرف ان لوگوں کو pick up کیا ہے جو ان کی مرضی کے ساتھ ہیں اور میرے اس بل کا منشاء یہ ہے کہ جب Sepreme Judicial Council اس کو منتخب کرے گی تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ جج ایسی شخصیت ہوں گے جو سارے صوبے میں مشہور ہوں گے ان کا علم اور ان کا کردار بہترین ہو گا اور جب وہ فیصلہ دیں گے تو وہ ہمیشہ ملک کے مفاد میں دیں گے کسی کے اشاروں پر نہیں چلیں گے ہمارے سامنے چالیس سال کا تجربہ ہے ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا اس آئین کے ساتھ جو کچھ ہوا میں ان چیزوں کی تفصیل میں نہیں جاتا اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ان سے باخبر نہ ہو۔

اب جناب! میں سب سے پہلے صوبے کی بات کرتا ہوں جناب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ برٹش بلوچستان misnomer ہے ہمارے ساتھ یہ ظلم انگریز نے اس لیے کیا کہ ہم انگریزوں کے ساتھ تین لڑائیاں لڑ چکے ہیں first Afghan war اس کی تفصیل کتابوں میں ہے۔ آپ Zhob Gazette اور Loralai Gazette دیکھ سکتے ہیں۔ ژوب، لورالائی جو اس وقت بارا کان تک تھا ۱۸۹۰ء تک برٹش

بلوچستان کا حصہ بنا اور برٹش بلوچستان کون سی جگہ ہے یہ ٹکری سب ڈویژن
باقی سارا ٹرائیبل ایریا ہے اب جناب میں عرض کروں یہ قائداعظم کی تقریر ہے
۱۴ فروری کو شاہی دربار سبی میں انہوں نے کی جس میں میں خود موجود تھا۔ میں
اس کے کچھ relevant passage پڑھوں گا۔

"Mr. Dundas, Members of Shahi Jirga, Sardars of Baluchistan and other Leaders and Representatives of the people of Baluchistan:

The history of political reforms for Baluchistan is connected with the history of the struggle of Mussalmans for freedom. There are many of you who will recall the number of occasions when I took up the cause of the people of Baluchistan both inside the Indian Legislature and outside; and now that I have the honour to be the first Governor-General of our great country – Pakistan, it is natural that the question of reforms and securing for the people of Baluchistan an adequate say in the administration and governance of their Province, should be constantly in my mind. If in this direction my wishes have not so far been realized, it is due to the circumstances over which I had little or no control.

Gentlemen! It is just six months since we have achieved our independence. During this period we have not so far seen a single day of peace. We have had to face clamities the parallel of which is not known in the history of the world. But we have not remained idle. We are still struggling to complete the task in the face of difficulties which we had no way of anticipating when the partition of India was agreed upon. We have yet to secure our due and rightful share from the sister dominion of India.

Gentlemen! The relations of the old Government of India with Baluchistan before the partition are well known to you. It is not for me to remind you how that Government which was a subordinate branch of the foreign administration, had kept Baluchistan divided in several parts, each with a different name and status, yet all bound together in shackles of backwardness. The administration handed over to us was

[Nawabzada Jahangir Shah Jogezia]

on the one hand quite impervious to the desires and wishes of the people for moral and material progress, and on the other, impatient criticism and oblivious to the necessity of political reforms of any sort. Consequently, the people of the province remained in a static position educationally, socially, economically and politically. Nay, I would go so far as to say that the people had to content themselves for a long time with a state of political and administrative stagnation and yet, all this may sound paradoxical in the face of the fact that so far as the tribal areas of Baluchistan were concerned the Governor-General exercised his executive functions in his discretion, and in regard to the areas which used to be known as British Baluchistan and leased territories, he governed to such an extent as he thought fit, through a Chief Commissioner appointed by him in his discretion.

Then came the fruit of our national efforts in the form of the Indian Independence Act of 1947, whereby the British Government acknowledged the supreme authority of the people of this sub-continet and they were obliged to transfer full powers to them. With the passing of this Act, the treaties and agreements which were in force between the British Government and the states and tribes, all lapsed. The obligations of British Government and all powers, rights, authority or jurisdiction, exercisable in relation to the tribal areas also disappeared. In other words, the tribal people were free to come to such arrangements with Pakistan as the successor authority of British Government as may be agreed pon."

You may kindly note the words 'as may be agreed upon'. Then

> "Side by side with this, the Chief Commissioner's Province of British Baluchistan was made a part of the territories of Pakistan as laid down by the Indian Independence Act, and the Province of Baluchistan accepted the position and decided to send their elected representatives to the Pakistan Constituent Assembly. It was in this state of freedom when, of their own free choice, the people of Tribal Areas gave their verdict, through the referendum held in this province in the summer of last year when they decided to join the Constituent

Assembly of Pakistan. No sooner did this happen, than I, as Governor-General of Pakistan, felt it my duty to assure the people of Baluchistan on behalf of the Government of Pakistan, that all agreements and allowances would continue until such time as they could be modified after consultation with them".

This is another point for your noting. Then

"The departure of British authority had left several gaps in the juridical and administrative machinery of Baluchistan. These were filled by making temporary legal and administrative arrangements. The relations of the Government of Pakistan with the tribes were reaffirmed on the basis of the referendum until they could be consulted again."

his is yet another point for your noting which requires attention. Now is is a very important passage:-

"All this was arranged under powers vested in me as Governer-General of Pakistan deriving authority from the unmistakable will of the people of Baluchistan expressed through the Shahi Jirgao Orders were passed declaring that all laws that were in force in the administered areas, tribal areas, including the areas of Marri and Bugti, Tumans and Baluch areas adjoining the Dera Ghazi Khan District of the Punjab (which are not included in Baluchistan), would continue to be in force and all subsidies and allowances hitherto paid would continue to be enjoyed by them. I had to make these arrangements provisionally because the administration of the country had to go on. This did not mean that I wanted to perpetuate the state of affairs prevailing under the British Government. The final constitution, as you all know, will be framed by the Constituent Assembly in consultation with the representatives of all these areas. Nor did I forget on the meantime, while making these temporary arrangements, my earnest desire is to associate the people of Baluchistan with their own administration as far as possible. In fact it was in the

Mr. Deputy Chairman: Asghar Ali Shah Sahib on a point of order.

جناب اصغر علی شاہ : پوائنٹ آف آرڈر، جناب کورم نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سیکرٹری صاحب دیکھیں کورم ہے یا نہیں ۔ نواب صاحب تشریف رکھیں ۔ دیکھتے ہیں کہ کورم ہے یا نہیں ؟

(کورم کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(کورم پورا نہ ہوا)

جناب ڈپٹی چیئرمین : کورم پورا نہیں اس لئے آج کے اجلاس ملتوی کرتے ہیں پرسوں شام بروز منگل ۱۵ مئی کو ۵ بجے دوبارہ ملیں گے ۔

[The House then adjourned to meet again at five of the Clock in the evening on Tuesday, 15th May, 1990.]